



کراچی

قیام امن کے لیے پاک فوج
کس کاوشیں قابل ستائش ہیں۔

امیر محترم پروفیسر سینیئر صاحب مدد حفظہ اللہ



علوم نبوت کے اصل وارث
اہل حدیث و محدثین کرام!

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما
عابد و زاہد اور کاتبِ حدیث صحابی!

ساتون اسلام۔۔۔ مثالی بیوی کی چند اہم خوبیاں!

اثر انگیز اشعار.....!؟
مقروض شخص کا قربانی کرنا.....!؟
بچے کو دودھ پلانے کی حیثیت.....!؟

درس قرآن

باب پرفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

مطلوب حج و قربانی

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة)

”اے ہمارے رب ہمیں اپنا مطیع فرمان بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گزار بنائے رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کرنے کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تویی توبہ قبول فرمانے زرم و کرم کرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے تمام رسل و انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اسی کے در کے پجاری رہے اور ہمیشہ دعاؤں اور مناجات کا سلسلہ اسی ذات سے قائم کیا جو فی الحقیقت ان دعاؤں کو سننے اور قبول فرمانے والی ہے۔ اس آیت مبارکہ میں بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں درس توحید بھی ہے کہ اللہ کی برگزیدہ ترین ہستیوں نے بھی اپنی اور اپنی اولاد کی بہتری ہدایت اور نفع کے لیے صرف اور صرف اللہ کی ذات کو ہی پکارا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس آیت مبارکہ میں جن عبادات کے طریقے سکھانے کی دعا کی گئی ہے اس سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں۔ حج کی بدولت انسان گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ حج کے ہی ایام میں ایک عظیم مالی عبادت یعنی قربانی کے ذریعہ بھی اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِیمَةٍ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: 34)

”اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی ہے۔ تاکہ وہ (بوقت ذبح) اللہ کی نعمتوں پر جو اس نے چوپاؤں کی شکل میں دی رکھی ہیں اللہ کو یاد کریں (اس کا شکر ادا کریں)۔“ جبکہ اس کے بعد حج اور قربانی کا ہدف اور مقصد بھی قرآن نے واضح فرما دیا ہے:

﴿لَنْ یَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِنْ یَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتَمْكُتُوا اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الحج: 37)

”اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور ان کا خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی (مقصود) ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی رہنمائی کے شکر یہ کے طور پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

یہاں مفسرین نے لکھا ہے کہ ”محسنین“ سے مراد وہ نیکو کاریں جو کسی دھلاوے اور شہرت کے حصول کی نیت سے نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کے لیے قربانی اور حج کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ قربانی کرتے وقت دل کو ریا کاری اور شہرت و ناموری کی آلائشوں سے بھی پاک رکھے اور نفسانی خواہشات کی قربانی کا بھی غم مصمم کرے۔ یہی مقصود قربانی ہے۔

درس حدیث

باب پرفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت

[عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحِ فِيْهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ"] (رواه البخاري)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ان دس ایام کے علاوہ کوئی اور ایسے دن نہیں ہیں جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ کو ان دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد اتنا پسند ہے ہاں! وہ شخص جو اپنا مال اور اپنی جان لے کر جہاد کے لئے نکلا اور وہاں سے کچھ بھی واپس نہ آیا۔“ (بخاری)

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ۱۰ ذوالحجہ تک کے دس دن اللہ کو بہت محبوب ہیں اور ان ایام میں کیا ہو عمل بھی بہت پیارا ہے۔ یکم سے ۹ ذوالحجہ تک روزے رکھے جائیں۔ صدقہ و خیرات کی جائے نقلی عبادات کثرت سے کی جائیں اور دس تاریخ کو قربانی کی جائے کہ اس دن سب سے اچھا عمل اللہ کے ہاں قربانی کر کے جانور کا خون بہانا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان دنوں کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جہاد سے بھی افضل ہے مگر وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اپنا مال بھی ساتھ لیا خود ہاں شہید ہو گیا اس کا سارا مال مجاہدین کے کام آیا وہ ان دنوں کے عمل سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتا ہے۔“

ان ایام میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام کرنے کا حکم دیا اور کچھ کاموں سے روکا ہے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا وہ عبادات ہیں اور جن کاموں سے روکا وہ حجامت بنوانا اور ناخن ترشانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنی حجامت نہ بنوائے، اپنے ناخن نہ ترشوائے، دس ذوالحجہ کو حجامت نہ بنائے۔“ اور جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لئے فرمایا کہ ”وہ ان دس دنوں میں اپنی حجامت نہ بنوائے اور ناخن نہ ترشوائے۔ جس دن (یعنی دس تاریخ کو) لوگ قربانیاں کریں وہ اپنی حجامت بنالے اور ناخن ترشوالے اسے پوری قربانی کا ثواب نصیب ہوگا۔“ لہذا ان ایام کو غنیمت جانتے ہوئے کثرت سے عبادت کی جائے اور حجامت کروانے سے گریز کیا جائے۔

احساس زیاں کا فہدان!

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارا معاشرہ جس تیزی کے ساتھ روبہ انحطاط ہے اس کے تصورِ مآل سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ مسئلہ ایک ہو تو اس کا دونا دیا جائے، صورت حال یہ ہے کہ رع تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نم

کردار و اخلاق کو ہی لے لیجئے پورا معاشرہ اخلاقی اقدار سے تہی دامن ہو چکا ہے اخلاقی انحطاط کے مظاہر ہر سو دیکھے جاسکتے ہیں۔ انسانی شرافت، باہمی ہمدردی اور رواداری عقدا ہو کر رہ گئی ہیں۔ احترامِ آدمی اٹھ چکا ہے۔ ناپ تول میں کمی، رشوت ستانی، شراب نوشی، ڈاکہ زنی، چوری، دہشت گردی، جنسی بے راہ روی، سیاہ کاروبار اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سی برائیاں معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہیں۔ ہر بات میں مغرب کی تقلید ہمارا شیوہ بن چکا ہے۔ غیر اسلامی نظریات کی تشہیر ہو رہی ہے۔ ٹی وی اور بعض چینلوں میں ایسے بے ہودہ پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں جسے فیملی کے تمام افراد یکجا بیٹھ کر نہیں دیکھ سکتے۔ عریانی اور فحاشی بڑھتی جا رہی ہے، بعض خواتین ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں کہ حیاء و عفت اپنا سامنہ لے کر رہ جاتی ہے۔ کاروباری اور فلمی اشتہارات میں عورت کی تشہیر اس کی تذلیل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ عورت تو چراغِ خانہ تھی اب رونقِ محفل بن کر رہ گئی ہے۔ نام نہاد ترقی پسند معاشرے نے عورت پر ایسی بے روا ذمہ داریاں عائد کر دی ہیں کہ اسے اپنے دامنِ عفت کو بچانا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ اسلام کا ہی فیضان ہے کہ اس نے عورت کو اس کے حسن کردار پر وہ مقام بخشا کہ جنت اس کے قدموں تلے رکھ دی ہے۔

ستم کی بات ہے کہ برائیاں ہماری آنکھوں کے سامنے پنپ رہی ہیں مگر اصلاحِ احوال کے لئے حکمران اور نہ عوام مضطرب ہیں۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم اسے دل سے تو برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ ہم مسائل و احوال پر غور و فکر کی عادت کو فراموش کر چکے ہیں۔ سوچنے کی زحمت گوارا ہی نہیں کرتے کہ ہم نے کیا کھویا ہے اور کیا پایا ہے؟ شاید ایسے مواقع پر علامہ اقبال نے کہا تھا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

جب احساس زیاں باقی نہ رہے تو وہ قوموں کے زوال کا سبب بنتا ہے۔ معاشرے کے بناؤ اور بگاڑ کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر فرد کس حد تک اصلاحِ احوال کے لئے فکر مند اور کوشاں ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم نے اخلاق و کردار کی دولت ضائع کر دی مگر احساس زیاں کی کوئی چنگاری بھی سلگتی نظر نہیں آتی۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ہم خدا کی یاد سے بھی غافل ہو چکے ہیں۔ اسی لئے سکونِ قلب عنقا ہو چکا ہے۔ بے اطمینانی کی فضا ہم پر مسلط ہے۔ لوگ سکونِ قلب کو ٹی وی، سینما اور کلب کی چار دیواری میں تلاش کرتے ہیں حالانکہ یہ دولت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہاتھ آتی ہے۔ ﴿أَلَا بَيْنُكَ وَاللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ کہ جو ہمارے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس کی گزران تنگ کر دیتے ہیں۔ لوگ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں کبھی وہ وقت تھا کہ دین ہماری پوری زندگی کا رہبر تھا اور ہم پوری دنیا کے رہبر تھے۔ آج فسادِ مادیت کے دور میں مخرّب الاخلاق لٹریچر نے ذہنی آوارگی پیدا کر دی ہے اور غیرت ملی کا جنازہ نکال دیا ہے اور ہم غیروں کے دستِ نگر بن کر رہ گئے ہیں۔ ہماری آزادی کو گروی رکھ دیا گیا ہے۔ حکمرانوں میں انصاف کرنے کی جرأت

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	مسلمان کے حقوق..... (طہرہ حرم)
11	علم حدیث اور اہل حدیث
14	سیدنا عبداللہ بن عمرؓ
16	مثالی بیوی کی چند خوبیاں
19	مؤرخ احمد بن محمد اسحاق بمبئی
22	چند بھولی بھری یادیں
21	طب و صحت
24	منزل کی تنہا ہے تو کرجہ مسلسل
25	اخبار الجماہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈٹر کے نام
اور ترسیل زرینجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”احل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بٹی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 ٹیکس: 042-37720257

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ بی بی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

جاتی نہیں رہی۔ غیروں سے اپنا حق لینے کی ترپ بھی مفقود ہو گئی ہے۔ ہمارا ملک غریب، عوام مفلس ہیں مگر حکمران امیر ہیں۔ ملک کے تمام وسائل اشرافیہ کے لئے دست بستہ حڑے ہیں اور تمام تکالیف و مسائل عوام کے لئے مختص ہیں۔

معاشرتی بے راہ روی کے یہ چند پہلو ہیں ورنہ معاشرہ کی مکمل تصویر کشی کے لئے یہ اوراق ناکافی ہیں۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ اصلاح احوال کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ اولاً: اسلامی نظریہ حیات سے گہری وابستگی اور اس پر عمل پیرا ہونا۔ ثانیاً: خدا پرستی اور آخرت میں جواب دہی کا احساس۔ ثالثاً: اخلاقی بلندی کے ساتھ ساتھ قول و فعل میں مطابقت ضروری ہے۔ تعمیر سیرت کے سلسلہ میں علماء کرام اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اصلاح معاشرہ کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دیں اور قوم کو بتا دیں کہ ہر قوم کی تعمیر حیات اخلاقی و روحانی بنیادوں پر اٹھائی جاتی ہے۔ اگر یہ بنیاد اور یہ اساس متزلزل ہو جائے تو ساز و سامان کی فراوانی اور افراد کی بہتات کسی قوم کو تباہی سے نہیں بچا سکتی، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

ٹارگٹ کلنگ افسوسناک ہے حالات کو بے قابو ہونے سے روکا جائے: پروفیسر ساجد میر

اعلیٰ شخصیات کو نشانہ بنایا جانا سیکورٹی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے لمحہ فکریہ ہے لاہور..... سیاسی رہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ افسوسناک ہے حالات کو بے قابو ہونے سے روکا جائے۔ ان خیالات کا اظہار چیئر مین سٹینڈنگ کمیٹی سینیٹ و امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ شجاع خازندہ پر خود کش حملہ کے بعد کراچی میں ایم کیو ایم کے رہنما رشید گوڈیل کو نشانہ بنایا جانا انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کی روک تھام تمام اداروں کی سلامتی اور جمہوریت کی مضبوطی کے لیے انتہائی ناگزیر ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بیرونی سرمایہ کاروں کی پاکستان میں سرمایہ کاری کے لیے دلچسپی سے اندرونی بیرونی مخالفین شدید پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پر امن حالات ہی معیشت اور جمہوریت کی مضبوطی کے ضامن ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دہشتگردی کے پے در پے واقعات اور اعلیٰ شخصیات کو نشانہ بنایا جانا سیکورٹی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

کراچی میں قیام امن کے لیے پاک فوج کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔

استغفر ریجنرز کے آپریشن رکوانے کی کوشش ہے۔ منظور ہونے سے سیاسی بحران آئے گا نہ ملکی سلامتی کے اداروں کو خطرات لاحق ہیں! امیر محترم لاہور () ایم کیو ایم کے استغفر کراچی میں ریجنرز کے آپریشن رکوانے کی کوشش ہے۔ استغفر منظور ہونے سے کچھ سیاسی بحران آئے گا نہ جمہوری اور ملکی سلامتی کے اداروں کو کوئی خطرات لاحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار چیئر مین سٹینڈنگ کمیٹی سینیٹ و امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے برطانیہ سے واپسی پر ایئر پورٹ پر استقبال کے لیے آنے والے کارکنوں سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصے بعد کراچی میں قیام امن کی امید پیدا ہوئی ہے اور اس پر پاک فوج کی کاوشوں کو ملک بھر میں سراہا گیا ہے۔ مشرف کے دور آمریت میں ملک بھر میں بکھرے ہوئے کانٹے آنکھوں سے چننا پڑ رہے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ استغفر ایم کیو ایم کا ذاتی اور پارلیمانی معاملہ ہے کراچی آپریشن پر اثر انداز نہیں ہونے چاہئیں۔ برطانیہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے مذہب اور مادر وطن کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہتے ہیں اور پاکستان میں کوئی بھی غیر معمولی واقعہ ان کو مضطرب کر دیتا ہے۔ وہ پاکستان میں امن قائم ہونے کی صورت میں انفرادی طور پر مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے خواہش مند ہیں۔ قصور واقعہ پر ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میڈیا اخلاقی قدروں کا احترام کرے بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور مسلم معاشرے کا اچھا تاثر قائم نہیں ہوا۔ بال اب عدالت کی کورٹ میں ہے اس لیے سیاستدان و کانداری چکانے سے گریز کریں۔ یوم آزادی کے حوالے سے قوم کے نام تہنیتی پیغام میں سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ 14 اگست جشن منانے نہیں بلکہ تجدید عہد کا دن ہے۔ نوجوان نسل اکابرین کی جان و مال اور عزتوں کی قربانیوں کا پاس رکھیں۔

احکام و مسائل

بجانب
مولانا
مفتی
ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کلاں سیال چنل انارکلی پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

اثر انگیز اشعار

سوال

میں نے ایک عالم دین سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی صحابی کے چند شعر سن کر بہ دیدہ ہو گئے تھے جو اس نے اپنے بیٹے کے سخت رویے کے پیش نظر کہے تھے۔ وہ کون سے اشعار ہیں اور پورا واقعہ کیا تھا؟

جواب

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نوجوان آکر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ مال ہے اور میں خود صاحب اولاد ہوں لیکن میرا باپ میرے تمام مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہی ہے۔" (ابن ماجہ التجارات: ۲۲۹۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کی سیمہ تفصیل بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا: "جا اپنے والد کو بلا کر لاؤ۔" اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے وہ اشعار سنیں جو اس نے اپنے دل میں کہے ہیں لیکن خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔ جب اس کا والد حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ اشعار سناؤ جنہیں ابھی تک آپ کے کانوں نے بھی نہیں سنا۔" اس شخص نے حیرت سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں آپ پر ہمارا یقین اور ایمان بڑھا دیتے ہیں کیونکہ جو اشعار میں نے اپنے دل میں سوچے ہیں وہ ابھی تک میرے کانوں نے بھی نہیں سنے لیکن آپ کو ان کی اطلاع ہو گئی ہے۔ وہ یہ ہیں:

عَدُوُّكَ مَوْلُودًا وَمَمْنُكَ يَافِعًا
تَعْلُ بِمَا أَحْنَى عَلَيْكَ وَتَنْهَلُ

"میں نے بچپن میں تجھے ندادی اور جوانی کے بعد بھی تیری ذمہ داری اٹھائی اور تو میری ہی شفقت بھری کمائی سے کھاتا پیتا تھا۔"

إِذَا لَبَلَهُ ضَاقَتْكَ بِالشُّقْمِ لَمْ آيْتُ
لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلَمَلُ

"جب کسی رات تجھے بیماری پیش آتی تو میں تمام رات تیری بیماری کی وجہ سے بیدار اور بے قرار رہتا۔"

كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوقُ دُونَكَ بِالذِّیْ
طَرَفْتُ بِهِ دُونِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ

"گویا بیماری تجھے نہیں مجھے لگی ہے جس کی وجہ سے میری آنکھیں تمام رات بہتی رہتیں۔"

تَخَافُ الرَّدَى نَفْسِي عَلَيْكَ وَإِنَّهَا
لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ وَقْتُ مُؤَجَّلُ

"میرا دل تیری ہلاکت سے ڈرتا رہتا حالانکہ اسے علم ہے کہ موت کا ایک دن مقرر ہے۔"

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْعَايَةَ الَّتِي
إِلَيْهَا مَدَى مَا فِيكَ كُنْتُ أَوْمَلُ

"پھر جب اس عمر اور حد کو پہنچ گیا جس میں تجھ سے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔"

جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَفَطَاظَةً
كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعَمُ الْمُتَفَضِّلُ

"تو نے ترش روئی اور سخت کلامی سے اس کا بدلہ دیا گویا تو ہی احسان اور انعام کرنے والا ہے۔"

فَلَيْتَكَ إِذْ لَمْ تَرَعْ حَقَّ أَبَوَيْي
فَعَلْتَ كَمَا الْجَارُ الْمُجَاوِرُ يَفْعَلُ

"کاش! اگر تجھ سے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہو سکتا تھا تو کم از کم ایک شریف پڑوسی جیسا ہی سوک کرتا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اشعار سن کر آبدیدہ ہو گئے اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر فرمایا: "جا! تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔" (دلائل النبوة للبيهقي: ج ۶، ص ۳۰۵)

اشعار پر مشتمل اس واقعہ کے متعلق علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: "یہ حدیث اس قصے کے ساتھ منکر ہے کیونکہ اس میں منکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔" (مجمع الزوائد: ج ۴، ص ۱۵۵)

روایت کا پہلا حصہ جو ہم نے آغاز میں ابن ماجہ کے حوالے سے بیان کیا ہے وہ صحیح سند سے ثابت ہے اور یہ اشعار متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ روایت سے ہٹ کر ایک غزوہ باپ کے یہ اشعار واقعی بڑے درد بھرے اور رقت آمیز ہیں۔ ہماری نسل نو اور روشن خیال نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ والدین کے متعلق اپنے رویے پر نظر ثانی کریں۔

مقروض شخص کا قربانی کرنا

سوال میرے بھائی مقروض ہیں اور وہ قربانی کرنا چاہتے ہیں انہیں کسی نے بتایا ہے کہ آپ کے لیے قربانی کے بجائے قرض اتارنا ضروری ہے۔ آپ قرض اتاریں اور قربانی نہ کریں اس کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب قربانی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس کے پاس قربانی کرنے کی گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“ (ابن ماجہ الاضاحی: ۳۱۲۳)

اس حدیث سے بظاہر قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے دلائل کے پیش نظر جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی ایک اہم اور مؤکد حکم ہے۔ استطاعت کے باوجود اس سنت مؤکدہ سے گریز کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قربانی نہ کرنے والا مسلمانوں کی اجتماعی خوشی میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتا۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے نماز عید پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے تنبیہ کرنا ہے کہ استطاعت کے باوجود وہ اسے ترک نہ کرے۔ شریعت اسلامیہ میں تلاش بسیار کے باوجود ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مقروض شخص قربانی نہیں کر سکتا یا قرض لے کر قربانی نہیں کی جاسکتی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ قرض لینے کے بعد اسے جلد از جلد اتارنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے تا آنکہ اسے ادا کر دیا جائے۔“ (مسند احمد: ج ۲ ص ۵۰۱)

اسی طرح ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! اگر میں لڑتے لڑتے اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے جنت ملے گی“ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی میرے کان میں کہا ہے کہ ایسے حالات میں قرض معاف نہیں ہوگا۔“ (مسند احمد: ج ۳ ص ۳۲۵)

قرض کے متعلق اس قدر وعید شدید کے باوجود اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اگر مقروض شخص قربانی کرے گا تو اس کی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ بلکہ قربانی ایک ایسی عبادت ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے دوام فرمایا ہے اور اس کے متعلق امت کو بہت ترغیب دلائی ہے۔ پھر قرض کی دو اقسام ہیں: ایک قرض وہ ہوتا ہے جو کاروبار کے لیے لیا جاتا ہے۔ اس قسم کے قرض میں آئی چلائی ہوتی رہتی ہے لہذا اس قسم کا قرض قربانی میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ دوسرا قرض وہ ہے جو گھریلو ضروریات کے لیے لیا جاتا ہے اور قرض خواہ کی طرف سے اسے پابند نہیں کیا گیا کہ اسے فوراً ادا کیا جائے بلکہ اس کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے کہ جب استطاعت ہو اسے ادا کر دیا جائے۔ یہ قربانی کے لیے رکاوٹ کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔ ہاں گھریلو ضروریات کے لیے لیا ہوا قرض جس کے متعلق قرض خواہ کی طرف سے پابندی ہوتی ہے کہ اسے عید سے قبل ادا کرنا ہے ایسے قرض کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ قربانی کی بجائے اپنا قرض اتارے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اگر مقروض شخص قربانی جیسی عبادت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے تو اسے ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے خزانہ غیب سے قرض اتارنے کی کوئی سہیل پیدا کر دے۔ واللہ اعلم!

بچے کو دودھ پلانے کی حیثیت

سوال اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خوبصورت بیٹا عطا فرمایا ہے اب ہمارے گھر میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ آیا ماں کو ضروری ہے کہ وہ نومولود کو دودھ پلائے یا فیڈر کے ذریعے کوئی دوسرا دودھ بھی پلایا جاسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: ”جب کوئی عورت کسی کے عقد میں ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے نومولود کو دودھ پلائے۔“

اس کے متعلق شیخ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام کی بات انتہائی وزنی معلوم ہوتی ہے ہاں اگر میاں بیوی دونوں اس بات پر اتفاق کر لیں کہ کسی دوسری عورت سے دودھ پلایا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ عرب کے ہاں اس کا رواج تھا۔ لیکن اگر خاوند اپنی بیوی کو دودھ پلانے کا پابند کرتا ہے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس کی پابندی کرے۔ (شرح معنی: ج ۱۳ ص ۵۱۷)

قرآن وحدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بیوی اپنے بچے کو دودھ پلائے اور بلاوجہ اس سے گریز نہ کرے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ما نئیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔“ (البقرہ: ۲۳۳)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی عذر مانع نہیں تو نومولود کو ضرور دودھ پلانا چاہیے ہاں اگر اسے دودھ نہیں آیا یا دودھ تو ہے لیکن وہ مضر صحت ہے تو اس صورت میں وہ معذور ہے۔ اگر والدہ بلاوجہ اپنا دودھ نومولود کو نہیں پلاتی تو اللہ تعالیٰ اس حکم عدولی پر ناراض ہوتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق بہت سخت وعید سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”میں ایک دن سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے مختلف مناظر دکھانے کے لیے لے گئے میں نے چند عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیوں کو سانپ ڈس رہے ہیں میں نے دریافت کیا یہ کونسی عورتیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنا دودھ اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں۔“ (صحیح ابن خزیمہ: ج ۳ ص ۲۳۷)

پھر دودھ پلانے کے بے شمار طبی اور معاشرتی فوائد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بچے اور ماں کے درمیان محبت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے اور ماں چھاتی کے کینسر سے محفوظ رہتی ہے۔ واللہ اعلم!

مسلمان کے حقوق

ترجمہ — جناب محمد ہاشم یزانی

نظر ثانی —

جناب حافظ عبد الحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے بندگانِ خدا! اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈرتے رہو، شریعتِ نبوی کی اتباع کرنے سے ہی تقویٰ کا حصول ممکن ہے جبکہ خواہشاتِ نفس پر عمل کرنے سے انسان اندھیروں میں جا گرتا ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا فرما کر فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، چنانچہ تمام فرشتوں نے امرِ الہی کے مطابق سجدہ کیا لیکن ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے انکار کر دیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ چنانچہ وہ رحمتِ الہی سے دوری کا مستحق ٹھہرا۔

اللہ تعالیٰ کا اٹل اور حتمی قانون ہے کہ دونوں جہانوں کی خوش بختی اسی انسان کا مقدر بنتی ہے جو اپنے رب کی اطاعت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے، اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور متکبر انسان کو بد بختی اور ہلاکت ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ

الْقَائِمُونَ﴾ (الحشر)

”اہلِ نار اور اہلِ جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہلِ جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہلِ نار ہیں وہ ناکام ہیں)۔“

اللہ تعالیٰ نے عقیدہ توحید پر کاربند اہلِ ایمان کی شانِ اہلِ بلند کی ہے کہ فرشتے ان کی بخشش اور جنت میں داخلے کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿الَّذِينَ يَخِشُونَ الْعَرْشَ وَ مِنْ حَوْلِهِ

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَ

يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

رَحْمَةً وَ عِلْمًا فَاعْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَ اتَّبَعُوا

سَبِيلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَ

أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَ مِنْ صَلَاحٍ

مِنْ آبَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (غافر)

”عرش کے اٹھانے والے اور اسکے آس پاس کے

(فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ

کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان

والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ

اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش

اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو

توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں

دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔ اے ہمارے

رب! تو انہیں بیشکلی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو

نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں

اور بیویوں اور اولاد میں سے (بھی) ان (سب) کو

جو نیک عمل ہیں۔ یقیناً تو غالب و باکست ہے۔“

یہاں تک کہ انبیاء کرام بھی اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہے۔ چنانچہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کے الفاظ تھے:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ لِيَائِسَى وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي

مُؤْمِنًا وَ لِمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لَا تَجِدِ

الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا﴾ (نوح)

”اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں

باپ اور جو بھی ایمان کی حالت میں میرے گھر

میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش

دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات

میں نہ بڑھا۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

﴿وَ اسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾

(محمد: 19)

”اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن

مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔“

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنا محبوب بناتے ہوئے

انہیں اپنا قرب نصیب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید ہمیشہ

مومن بندوں کو حاصل رہتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَكَةِ أَنْتِ مَعَكُمْ فَاتَّبِعُوا

الَّذِينَ آمَنُوا سَأُنْفِخُ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا

الرَّعْبَ فَاضْبِطُوا قُوفُوا

الْأَعْنَاقِ وَ اضْبِطُوا مِنْهُمْ كُلَّ

بَنَانٍ﴾ (الانفال)

”اس وقت کو یاد کرو جب کہ

آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا

کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی

ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب

ڈال دیتا ہوں، سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے

پور پور کو مارو۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی مدد کے لیے

آسمان سے امدادی لشکر نازل فرمائے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَبَ لَكُمْ أَنْتِ

مُيَسِّرٌ كَمْ يَأْتِيَنَّ مِنَ الْمَلَكَةِ مُرَدِّفِينَ﴾ (احزاب)

”اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے

فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سہلی

کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو

لگاتار چلے آئیں گے۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمینی نعمتوں کو دشمنان اسلام کے لیے باعثِ قنوت و عذاب بنا دیا، چنانچہ خوشگوار باونیم کو مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے تیز آندھی میں تبدیل کر دیا اور اللہ نے مسلمانوں کے تیروں کے نشانے ٹھیک ٹھیک اپنے مقام پر لگوائے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَفَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءًا حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الأنفال)

”اور آپ نے خاک کی مٹی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

وہی اللہ ہے جو مسلمانوں کے دکھ درد دور کرتا، مشکل حالات میں انہیں راہ بھاتا اور دشمن کے خلاف ان کی مدد کرتا ہے۔ بخاری شریف میں حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی مول لی میں رب اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔“

لوگوں کے دلوں میں اہل ایمان کی محبت اور قبولِ عام بھی اللہ تعالیٰ نے ہی بخشا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ اللَّهُ رِزْقًا وَسَعَةً﴾ (مریم)

”پیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لیے اللہ رحمنِ محبت پیدا کر دے گا۔“

اللہ تعالیٰ مسلمان کے نیک اعمال کی بدولت اس کی اولاد اور نسل کی حفاظت فرماتا ہے۔ اگرچہ بہت صدیاں بیت جائیں۔

﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ۚ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا﴾ (الكهف: 82)

”دیوار کا قصد یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے،

ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آکر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں۔“

بندۂ مومن سے اللہ تعالیٰ نے عمدہ اور پاکیزہ زندگی کا وعدہ کر رکھا ہے، دنیوی اور اخروی زندگی میں اس کے نیک اعمال اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

”جب مسلمان کوئی درخت یا پودا لگائے یا کھیتی باڑی کرے اور کوئی انسان یا جانور اس کی کھیتی سے کوئی چیز کھالے تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ بن جاتی ہے۔“

مومن بندے کے قریب ہونا نیکی کا کام ہے اور اس کی زیارت کرنا بڑی بڑی عبادات میں سے ہے۔ مسند احمد میں فرمانِ نبوی ہے: ”اگر کوئی مسلمان اللہ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی زیارت یا تیمارداری

بندۂ مومن سے اللہ تعالیٰ نے عمدہ اور پاکیزہ زندگی کا وعدہ کر رکھا ہے، دنیوی اور اخروی زندگی میں اس کے نیک اعمال اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”تو نے بڑا عمدہ کام کیا ہے اور اس عمل کے بدلے تو نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا ہے۔“

مسلمان کی داڑھی اور سر کی سفیدی باعثِ روشنی ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کرتے ہوئے سنن ترمذی میں ارشاد فرمایا ہے:

”یہ سفیدی مسلمان کا نور ہے۔“

مسلمان کو خوشی اور غمی کے جن جن احوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”سبحان اللہ! کتنی عجیب بات ہے کہ بندۂ مومن کا ہر معاملہ اس کے لیے خیر و برکت کا باعث بن جاتا ہے، یہ فضیلت صرف مومن کے لیے ہی ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے باعثِ خیر بن جاتا ہے اور اگر خدا نخواستہ اسے کسی پریشانی اور غمی کا سامنا ہو تو

اس پر صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے نیکی کا باعث بن جاتا ہے۔“

مسلمان اگر نیکی کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے اور اس کی مصیبتوں کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

”بندۂ مسلم کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے، حتیٰ کہ اگر ایک کاٹنا بھی اسے چبھتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹاتا رہتا ہے۔“

اگر مسلمان بیمار پڑ جائے تو اس بیماری کو بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ سنن ابوداؤد میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”بندۂ مسلم کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے صاف کر دیتا ہے، جیسے سونے اور چاندی کے میل کچیل کو آگ ختم کر دیتی ہے۔“

اگر مسلمان کی آنکھیں ضائع ہو جائیں تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرماتا ہے۔ اولاد آدم میں صرف مسلمان کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ اسے فوت ہونے کے بعد غسل دیا جاتا ہے، اگر کوئی شخص مسلمان کے جنازے کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کرتا ہے تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے۔ فوت ہو جانے والے مسلمان کی ہڈی کو توڑنا ایسے ہی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی کو توڑا جائے۔ غیر مسلم کے مقابلے میں مسلمان کی دیت دوگنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کرتے ہوئے مسلمان کو یہ شان بخشی ہے کہ اس کے فوت ہونے کے بعد قبر میں بھی اس کے نیک اعمال کا ثواب اسے برابر پہنچتا رہتا ہے۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”جب مسلمان فوت ہو جائے تو اس کا سلسلہ اعمال منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب اسے برابر پہنچتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ، نفع بخش علم یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعاء مغفرت کرتی رہتی ہے۔“

جنت کی نعمتیں مسلمان ہی کے لیے تیار کی گئی ہیں اور جنت کے دروازوں پر کھڑے فرشتے بھی مسلمانوں کو

ورثاء کے علاوہ اس کے مال پر کسی کا حق نہ ہوگا۔ بخاری و مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مسلمان کا کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔“

جہاں تک مسلمانوں کے خون کا تعلق ہے تو اس کی اللہ کے ہاں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قیامت کے دن باہمی لڑائی جھگڑوں میں سب سے پہلے خون کا ہی فیصلہ کیا جائے گا، کیونکہ یہ بڑی ہی اہمیت والا اور گھمبیر معاملہ ہے۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے قتل و غارت کے فیصلے کیے جائیں گے۔“

اللہ تعالیٰ کے ہاں خون مسلم سب سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہے۔ سنن ترمذی میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کے خون کی اتنی قدر ہے کہ اس کے مقابلے میں ساری دنیا کا زائل ہو جانا بھی سچ ہے۔“

امام طبری فرماتے ہیں:

”تایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔“

کی جسارت کی۔“

مسلمان پر ظلم و زیادتی کرنے والے نے گویا کہ ساری مخلوق پر ظلم کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (البقرة: 32)

”جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔“

مسلمان کا خون بہانا اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کو دعوت دینے کا سبب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء)

اس سے مصیبت دور کرنے کے عوض اس کی مدد کرنے والے کی قیامت کے دن کی مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

زبان کے ذریعے مسلمان کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”مسلمان سے قتال کرنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ کا کام ہے۔“

مسلمان پر لعن طعن کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔“

بغیر دلیل کے مسلمان پر تہمت لگانے والے کو 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ مسلمان کو اذیت پہنچانے والے کو اللہ تعالیٰ نے عذاب اور سزا کی دھمکی دے رکھی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ يُؤْتُوا فَتَمَتَّ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

”بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو

تایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا

عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔“

العنقی (الدود)

”بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو تایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا

عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔“

اس آیت میں فتنے میں ڈالنے سے مراد جسمانی ایذا اور تکلیف ہے۔

مسلمان کا مال بھی شریعت نے محفوظ کر دیا ہے، چنانچہ اس کا مال چھیننا، ڈاکہ زنی کرنا اور اسے غصب کرنا حرام ہے۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”ایک مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“

جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے الٹا کر کے جہنم میں پھینک دیں گے۔

مسلمان کی وفات کے بعد بھی اس کے مال کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام بنایا ہے۔ چنانچہ اس کے مسلمان

سلام پیش کرتے ہوئے کہیں گے:

﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَبِعَمَّةِ عَفْوِي الدَّارِ﴾ (البقرة)

”تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔“

تمام برائیوں کی جزئیہ ہے کہ کسی مسلمان کو بے وقعت اور حقیر سمجھا جائے۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”انسان کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔“

اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان کی بڑی قدر و منزلت ہے، اسی لیے اس نے حکم دے رکھا ہے کہ مسلمان کو اطمینان سے بچنے دیا جائے اور اسے کسی قسم کی تکلیف اور خوف نہ پہنچایا جائے۔ ہر وہ کام کہ جس سے مسلمان کو کسی طرح بھی تکلیف یا نقصان پہنچے گا اندیشہ ہو، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”مسجد اور بازار سے گزرتے ہوئے اپنے تیروں کے پھل کو اپنی پھیلی سے چھپا کر رکھا کرو تا کہ کسی

مسلمان کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔“

ایسے شخص پر فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں جو کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھاتا ہے یا لوہے کی چیز سے اس کی

طرف اشارہ کرتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کسی بھی طرح سے مسلمان کو خوف میں مبتلا کرنا یا اسے ڈرانا دھمکانا بہر حال حرام ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ہر اس اقدام سے منع فرمایا ہے جو کسی مسلمان کے لیے باعث غم بن سکتا ہے۔ بخاری اور مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”جب تین لوگ بیٹھے ہوں تو تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو لوگ آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس

سے اس تیسرے کو پریشانی ہوتی ہے، البتہ اگر لوگوں کا مجمع ہو تو اور بات ہے۔“

اگر کبھی کسی مسلمان سے کسی لغزش یا غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرنا قیامت کے دن ستر پوشی کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو

”اور جو کوئی کسی مومن کو قصدِ قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔“

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ناحق کسی کو قتل کر دیا جائے۔“

اس کے بعد، اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو بڑی ہی عزت و شرف سے نوازا ہے۔ اسے شانِ بلند عطا کی ہے اور اس کی جان، مال اور عزت کو دوسروں پر حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے خلاف قتل و شہرہ خفیہ سازش کیے ہوئے ہے تو اسے اللہ کی طرف پلٹ آنا چاہیے اور نبی کریم ﷺ کی اس وصیت پر عمل کرنا چاہیے کہ:

”میرے بعد تم کفر کی طرف نہ پلٹ آنا کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔“

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ وحیل ضرور دیتا ہے لیکن غافل نہیں ہے اور اگر وہ کسی کو پکڑ لے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البدوج)

”یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ عظیم کی برکات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآنی آیت اور ذکرِ حکیم سے ہمیں نفع پہنچائے۔ اسی پر میں اپنی گفتگو ختم کرتے ہوئے ہم سب اور تمام مسلمانوں کے لیے ہر گناہ سے اللہ کی بخشش کا طلبگار ہوں، چنانچہ تم بھی اسی سے مغفرت طلب کرو کہ وہ بڑا ہی غفور و رحیم ہے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے بلادِ حریمین کو امن و ایمان کا گواہ اور پناہ گاہ بنایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَمْ يَرَوْا أَنَا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُنَظَّفُ

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ - أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَ

بِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ﴾ (العنکبوت)

”کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا

ہے حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔“

پوری دنیا فسادِ بیوں کی ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے دکھ اور درد میں مبتلا ہے، ان فسادِ بیوں نے بلادِ حریمین میں معصوم لوگوں کو قتل اور پراسن باشندوں کو ڈرا دھکا کر بہت برا کیا ہے۔ مساجد میں جو عبادتِ نمازیوں کو نارگٹ کرنا ایسی برائی اور اندھیر نگری ہے کہ جس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا ظالم قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ

فِيهَا اسْمُهُ وَسُجِّي فِي خَزَائِنِهَا﴾ (البقرة: 114)

”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے۔“

اللہ کے گھروں میں مصروفِ عبادت امن فورسز کے جوانوں کو شہید کرنا غیر انسانی حرکت ہے۔ ایسا کرنے والے سفاکوں کے دل خوفِ الہی سے عاری اور مقدسات و شعائرِ الہی کی عزت و احترام سے خالی ہیں۔

اگر کسی کا خیال ہے کہ اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں سے بلادِ حریمین کا امن و امان تہہ و بالا ہو جائے گا تو وہ ناممکن کا خواب دیکھ رہا ہے، خام خیالی میں مبتلا ہے اور سراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ ان دشمنوں کی کارروائیوں سے ہمارے ملک میں اتفاق و اتحاد اور ثابت قدمی کو ان شاء اللہ مزید تقویت ملے گی۔ اللہ کی توفیق سے یہ حکومت آئندہ بھی حریمین کا دفاع اور تحفظ کرتے ہوئے توحید و سنت کا جھنڈا بلند کیے رہے گی۔ اللہ پر توکل اور قرآن و سنت پر عمل کرنا ہی اس ملک کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يَعْلَمُونَ﴾ (یوسف)

”اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔“

اے مسلمانو! ہمارے نو جوانوں پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟! کس نے ان کی عقلوں کو بگاڑ دیا ہے؟! کون ہے کہ جس نے انہیں فطرتِ سلیم سے منحرف کر دیا ہے!؟

کس نے ان کے افکار میں زیرِ گھول دیا ہے؟! کون ہے کہ جس نے ان کے عقائد کو تبدیل کر دیا ہے؟! اور کون ہے کہ جس نے ان کی اپنے آباء و اجداد اور وطن سے محبت اور وفاداری کو نافرمانی، برائی، قتل و غارت اور فتنہ و فساد جیسی بری عادات میں تبدیل کر دیا ہے!؟

سب سے زیادہ ذمہ داری تو راسخ علماء کے کاندھوں پر آتی ہے۔ اہل علم کو چاہیے کہ تفرقہ بازی اور اختلاف کو اس معاشرے سے نکال باہر کریں۔ دشمنوں نے سازشیں کر کے بیٹوں کو والدین کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ سنجیدگی، صدق و اخلاص اور عزمِ مصمم سے ان لوگوں کی راہ رو کی جائے جو نو جوانوں کی عقلوں اور دین کے ساتھ کھلواز کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

اہل علم کا فرض ہے کہ وہ اس پیغام کا حق ادا کریں۔ جسے پھیلانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے انہیں سونپی ہے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ کشادہ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نو جوانوں کے ساتھ مل بیٹھ کر ان کے مسائل سنیں۔ ان کے ساتھ تفصیلی گفتگو کریں، ان کی راہنمائی کریں۔ مکمل تخیل اور بردباری کے ساتھ ان سے مکالمہ کریں اور ان کے شکوک و شبہات کو ختم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ نبی کریم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوا کرتا تھا، آپ ﷺ مسجد میں صحابہ کرام کے ساتھ طویل طویل نشستیں کیا کرتے، انہیں اپنے گھر پر مدعو فرماتے، صحابہ کرام کے گھر جا کر ان سے ملاقات کرتے، ان کے حالات کے بارے میں ان سے پوچھا کرتے، ان کی ضروریات کو پورا کرتے اور چھوٹے صحابہ کرام کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم ہو گیا اور وہ آپ ﷺ سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے اور وہ اپنے دل اور کان کھول کر آپ ﷺ کے ارشادات سنا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے سعادت و خوش بختی ان کا مقدر ٹھہری۔

جب اہل علم نے نو جوانوں سے دوری پیدا کر لی تو شر پسند عناصر اور دشمنوں نے انہیں اچک لیا، اپنی مرضی کے مطابق ان پر وہ حکم چلانے لگے اور انہیں قتل و غارت

(سنیڈ) کی سنت مطہرہ ہیں۔“

اگر تجھے جہاد کا شوق ہو تو سب سے افضل اور اجر و ثواب کے لحاظ سے بلند ترین جہاد یہ ہے کہ شرعی علم حاصل کیا جائے، قرآن مجید زبانی یاد کیا جائے اور اس کے ساتھ حسب استطاعت حدیث شریف اور دیگر نفع بخش کتابوں کے متون بھی حفظ کیے جائیں۔

ایسے گناہ اور نامعلوم افراد کا آلہ کار نہ بننا کہ جو انٹرنیٹ پر بیٹھ کر منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حسد کی وجہ سے زہر اگل رہے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بھی ہرگز نہ بننا جو تیرے ملک میں تباہی پھیلا کر یہاں کے پر امن باشندوں کو شبید کرنے کا ناپاک ارادہ رکھتے ہیں۔

اپنی زندگی میں علماء ربانین اور دین پر کاربند نیک دوستوں کی صحبت اختیار کر، تیرے ذہن میں جو بھی شکوک و شبہات ہوں، ان کے بارے میں بے دھڑک سوال کیا کر اور سب سے بڑھ کر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کر کہ وہ تجھے سیدھی راہ پر گامزن رکھے، تیرے دل کو کجی سے بچائے اور ظاہری و باطنی ہر طرح کے فتنوں سے تجھے محفوظ رکھے۔

اے اللہ! اے ذوالجلال والا کرام! دنیا کے جس خطے میں بھی مسلمان آباد ہیں، ان کے حالات کی اصلاح فرما، انہیں اپنی طرف اچھے طریقے سے رجوع کرنے والا بنا اور ان کے ملکوں کو امن و خوشحالی کا گہوارہ بنا دے۔ اے اللہ! اے رب العالمین! اے ذوالجلال والا کرام! ہمارے نوجوانوں کو ہدایت عطا فرما۔ انہیں ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔ انہیں برے دوستوں سے دور رکھ اور انہیں اچھے دوست اور ساتھی عطا فرما۔ آمین!



چند بھولی بھری یادیں

بقیہ

ان سطور کا راقم حج کے موقع پر باب بلال پر حافظ فتنی مرحوم کے پاس بیٹھا تھا یہ جگہ علماء کی باہم ملاقات اور ملنے جلنے کے لیے معروف تھی۔ حافظ فتنی فیصل آباد ضلع سے تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل تھے۔ نابینا ہونے کے باوجود بڑے ذہین اور صاحب مطالعہ تھے۔ حرم کی کچلی

اور تباہی و بربادی کے نت نئے طریقے سکھانے لگے۔ ایک والد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھیوں اور دوستوں پر کڑی نظر رکھے، ان کا جائزہ لیتا رہے اور برے دوستوں سے انہیں دور رکھے اور اپنی اولاد کے لیے دعا کرے اور ان لحاظ کو ضائع ہونے سے بچائے۔

اے نوجوان! تیری خوش نصیبی ہے کہ تو بلاد حرمین میں پیدا ہوا، فطرت سلیمہ، توحید، نماز اور خوشحال زندگی میں تیری پرورش ہوئی، چنانچہ محتاط رہنا کہ دشمن تجھے مارگٹ نہ کر لے، تجھے جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے دین اور خوشحال زندگی سے جو نواز رکھا ہے، اس پر تیرے دشمن تجھ سے حسد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا يَوْذُو الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْبَشَرِ كَيْفَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (البقرة)

”نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کیا ہوا) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔“

دشمنان دین و ملت تجھے تیرے اپنے ملک میں تباہی پھیلانے کا سبق دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے ملک کو محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تیرے ہاتھوں تیرے اپنوں کا گلا کٹوانے کا تجھے حکم دیتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے رشتہ داروں کی جانوں کا تحفظ چاہتے ہیں۔

تیرے ارد گرد فتنوں کے بادل منڈلا رہے ہیں، اگر ان فتنوں سے خود کو بچانا چاہتا ہے تو زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لے، قرآن مجید کو حفظ کرنا شروع کر دے اور رسول اکرم ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لے۔

مستدرک حاکم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

”میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے۔ تب تک تم گمراہی سے یقیناً بچے رہو گے، وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب قرآن مجید اور میں محمد

منزل میں ان کا کمرہ گویا ایک لائبریری تھی جس سے ملکی و غیر ملکی علماء استفادہ کرتے تھے۔ حافظ صاحب کی میزبانی بھی خوب تھی اور ان کی مجلس بھی گفتگو خوش طبعی لیے ہوئے تھی۔ ایک دن اسی مقام پر مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجپانی، مولانا عبدالوکیل ہاشمی، مولانا علی محمد مصباح، مولانا محمد حنیف ملتانی اور ان سطور کا راقم جو گفتگو تھے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ چند سال قبل پاکستان دولخت ہو چکا تھا اور اب تک اس نقصان کے غمناک اثرات محبت وطن حلقوں میں شدت سے محسوس کیے جا رہے تھے۔ میں نے مولانا عطاء اللہ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت! آدھا ملک جو باقی رہ گیا ہے اس کی سلامتی و بقا کی دعا کیجیے۔ مولانا فرمانے لگے کہ بھئی! نہ یہ ہماری دعاؤں سے بننا تھا اور نہ ہی ہماری دعاؤں سے باقی رہے گا۔

دیر کی بات ہے کہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہونے سے پہلے ملکی الیکشن کرائے گئے، مشرقی پاکستان میں مسلم لیگی مسر نور الامین کی وزارت اعلیٰ تھی جس کے مقابلے میں اپوزیشن جماعتوں نے جگن موہن کے نام سے اتحاد قائم کیا ہوا تھا جو الیکشن میں جیت گیا اور مسلم لیگ ہار گئی۔ اوہر مغربی پاکستان میں مسلم لیگ جیت گئی۔ انہی دنوں احرار رہنما سید عطاء اللہ شاہ بخاری فوج کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ فیصل آباد سے مولانا حکیم عبدالرحیم شرف مولانا تاج محمود، مولانا عبد اللہ احرار اور راقم الحروف شاہ جی کی تیمارداری کے لیے ملتان گئے۔ خیریت پوچھنے پر شاہ جی فرمانے لگے جو مسلم لیگ کا حال ہے وہی میرا حال ہے۔ آدھا جسم کام کر رہا ہے اور آدھا بے حس و حرکت ہے۔ کیسے لوگ تھے جو باتوں باتوں میں اپنا نظریہ بھی سمجھا دیتے اور تفرق طبع بھی رہتی۔

تحریک پاکستان کے احوال میں جب ہم نوجوان ”لے کے رہیں گے پاکستان..... بن کے رہے گا پاکستان“ کے نعرے لگاتے تو سکھوں سے بعض اوقات الجھاؤ اور جھگڑے بھی ہو جاتے۔ وہ ہمارے نعرے کے جواب میں کہتے: ہاتھ میں سگریٹ منہ میں پان..... سائکتے پھرتے ہیں پاکستان

آخر میں یہ کہ ہمارے ملک کو قائم ہوئے ۶۸ برس گذر گئے ہیں لیکن نفاذ شریعت ابھی خواب و خیال میں ہے۔ امن و سلامتی اور استحکام کو کئی خطرات لاحق ہیں۔ افواج پاکستان کی سربراہی میں ضرب عضب اور نیشنل پلاننگ کے ذریعے بہت سے اقدامات بروئے کار لائے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں عسکری قوتیں بے پناہ قربانیاں دے رہی ہیں۔ احمد ندیم قاسمی کے اس دعائیہ شعر پر بات ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے مری ارض پاک میں اترے وہ فصل گل جس میں اندیشہ زوال نہ ہو

علم حدیث اور اہل حدیث

مترجم: جناب مولانا بلال طاہر میر

رہے گا۔ ان شاء اللہ!

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہر دور میں بعض نظریات اور مقاصد کی حامل تحریکات کی طرف سے دین اسلام کی اصلی و حقیقی صورت کو مخ کرنے کے حسن کو گہنائے اسلامی تعلیمات کا حلیہ بگاڑنے اور اپنے مذموم مقاصد اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے تاہیات باطلہ کے ذریعے سے اس کی غلط تشریح کرنے اور من گھڑت موضوع روایات کے ذریعہ احادیث صحیحہ سے لوگوں کو دور رکھنے کی سازشیں ہوتی رہیں، لیکن یہ تمام تر سازشیں اور کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔

ایسے عناصر ہر دور میں رسوا ہوئے ہیں اس لیے کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا چشم کائنات نے دیکھا کہ نور اسلام کو بجھانے اور دین حق کو دبانے کے لیے جس قدر سازشیں ہوئیں یہ اسی قدر کھراچہ کا اور ابھرا۔ کیونکہ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک رکھی ہے کہ یہ اتنا ہی زیادہ ابھرے گا جتنا کہ اسے دبایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور انبیاء کی میراث کے تحفظ کے لیے جن خدام کتاب و سنت کا انتخاب فرمایا انہوں نے اس منصب جلیل کو اپنی سعادت مندی اور بلند اقبالی خیال کرتے ہوئے اس کا خیر کے لیے اپنا قیمتی سرمایہ حیات و فور شوق سے لٹایا اور علوم نبوت کی خدمت کو اپنے لیے ایک اعزاز اور قابل صد افتخار اور باعث عزت و شرف گردانا۔

اس طائفہ مبارک کو اہل حدیث، محدثین اور طائفہ منصورہ جیسے مبارک القاب سے یاد کیا جاتا ہے دربار رسالت مآب سے انہی شیدائیان قرآن و حدیث کو ”ورش الانبیاء“ کا قابل فخر لقب عطا ہوا ہے یہی وہ قابل رشک لوگ ہیں جنہیں زبان نبوت سے یہ دعائی ہے:

[نَصَّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا قَبْلَهُ، قُرْبَ مَبْلَغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ.] (ابن ماجہ)

”اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پر رونق اور شاداب کرے جو ہماری حدیث کو سن کر اسے آگے پہنچاتا ہے، بعض اوقات کسی سے سننے والا سنانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔“

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

قرار دیا اور اطاعت رسول ﷺ کو اپنی اطاعت گردانا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا﴾ (النساء)

”اتباع رسول ﷺ کرنے والا گویا کہ اللہ کا مطیع ہے۔“ چنانچہ علامہ شاطبی فرماتے ہیں: ”یعنی حدیث پاک قرآنی احکام کی شرح و تفسیر ہے۔“ (الموافقات: ۱۰/۶) علامہ سمعانی فرماتے ہیں: یعنی کتاب اللہ کے بعد اشرف ترین علم اس کی تفسیر و بیان ”حدیث“ کا علم ہے۔ (الاجتہاد اہل الحدیث: ص ۵۶)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن وحی الہی کی بکمال حفاظت و صیانت اللہ تعالیٰ نے

علم حدیث وہ مبارک و مہتم بالشان اور رفیع القدر علم ہے جو کہ فخر اسلام ہی سے حاملین کتاب و سنت اور ورثائے علوم نبوت کی خصوصی توجہ اور عنایت کا مرکز رہا ہے۔ اس لیے کہ یہ دین اسلام کا بنیادی مأخذ اور سرچشمہ وحی الہی ہے اور اس کا اطلاق قرآن اور حدیث دونوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں من جانب اللہ اور باہم لازم و ملزوم ہیں اور ان کی حیثیت یکساں طور پر مسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل جہان کی رشد و ہدایت کے لیے جس طرح ایک جامع، عالم گیر اور کامل و اکمل دستور حیات (قرآن کریم) نازل کیا ہے اسی طرح اس کی تفسیر و بیان کو بھی ”حدیث مصطفیٰ ﷺ“ کی صورت میں نازل فرمایا ہے:

﴿إِنَّا عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (القیۃ)

پھر اس کا بیان و تفسیر بھی ہمارے ذمے ہے۔“ سے اظہر من الشمس ہے کہ قرآن کا بیان اس کے

علاوہ ہے اور دونوں ہی من جانب اللہ ہیں۔ سورہ ہود میں ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ وَلَمْ يَقْرَأُوا عَلَيْهِمْ نَافِلَةً فَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ﴾ (ہود)

”یہ کتاب جس کی آیات محکم بنائی گئی ہیں اور پھر حکیم و خیر (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔“

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”خبردار! مجھے قرآن کریم کے ساتھ اس کی مثل

(حدیث) بھی عطا کی گئی ہے۔“ (ابوداؤد: ج ۳۶۰۴)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشادات نبویہ اور احکام و اعمال مصطفویہ کو واجب القبول اور واجب الاتباع

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
”خبردار! مجھے قرآن کریم کے ساتھ اس کی مثل
(حدیث) بھی عطا کی گئی ہے۔“ (ابوداؤد: ج ۳۶۰۴)

اپنے ذمہ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا كُنْزُ كُتُبٍ لِّلَّذِينَ كَرِهُوا لِكُلْفَتِهِمْ﴾

”بلاشبہ ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ (الحجر)

آیت کریمہ میں لفظ ”الذکر“ سے قرآن کریم اور حدیث مصطفیٰ ﷺ دونوں مراد ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ مبنی برحق ہے۔ لہذا وحی الہی بکمال محفوظ و مامون ہے جس طرح قرآن کریم محفوظ ہے اسی طرح اس کی تفسیر و بیان (حدیث) بھی محفوظ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت چونکہ قیامت تک آنے والوں کے لیے ہے جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ دین اسلام قیامت تک محفوظ ہو لہذا یہ ہر دور میں اپنی اصلی و حقیقی شکل میں محفوظ رہا ہے اور محفوظ

سیدنا ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں سے ایک گروہ قیامت تک حق پر قائم رہے گا ان کو پریشان کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔“ (ترمذی: ۲۱۵۵ ج ۱)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ علی بن مدینی نے فرمایا: [ہم اہل الحدیث] یہ گروہ اہل حدیث کا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

”اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ ہے اگر حدیث پر عمل کرنے والے طائفہ منصورہ نہیں تو اور کون ہوں گے؟“

پھر امام احمدؒ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے طائفہ منصورہ کے بارے میں فرمایا:

”اگر یہ لوگ اہل حدیث نہیں تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ اہل حدیث کون ہیں؟“ (بخاری: ۸۵/۱)

علوم نبوت کے وارث محدثین حضرات نے چہستان حدیث کی رونق بحال رکھنے اور علم حدیث کی شمع کو فروزاں کرنے کے لیے اس دور میں جب وسائل کی کمی تھی اور سہولیات ناپید تھیں، علم دین کے حصول کے لیے ہزاروں میل کی مسافتیں طے کیں۔ انہوں نے لقمہ و دق صحراء خاردار جنگل اور فلک بوس پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کیا۔ اگر ان کو معلوم ہوا کہ سمندر پار کسی کے پاس رسول اکرم ﷺ کا فرمان موجود ہے تو وہ سمندر کا سینہ چیر کر وہاں تک جا پہنچے اور سند عالی کے حصول کے لیے لمبی لمبی مسافتیں طے کیں، کتب سیر و رجال ان قابل رشک لوگوں کے تذکرہ جمیل اور حسین کارناموں سے بھری ہوئی ہیں۔

ان کا امت مسلمہ پر عظیم احسان ہے کہ انہوں نے صحیح دین امت تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور دنیا کے عیش و آرام کو تھک کر جہاں ہزاروں لوگوں کے لیے صراط مستقیم کو واضح کیا اور دنیا میں نسبت حدیث کے شرف عالی سے متعارف ہوئے وہاں اخروی سعادتوں سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ ہم تحدیث نعت کے طور پر کہتے ہیں کہ ہمیں ان کی طرف نسبت پر فخر ہے۔

امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے اس امت کو ”سند“ غیبی امتیازی خوبی سے نوازا ہے تاکہ صدق و کذب اور حق و باطل میں تمیز ہو

والے اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی حفاظت کرنے والے ہر دور اور ہر مقام پر کتاب و سنت کا علم رکھنے والے ہیں۔ یہ کائنات کے بہترین لوگ ہیں۔“ (العقیدۃ الاصفہانیہ: ۱۵۶/۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

”اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ ہیں کیونکہ اگر کوئی حدیث رسول مقبول ﷺ پر عمل پیرا ہو کر نجات حاصل نہیں کر سکتا تو پھر کس چیز کے ذریعہ نجات حاصل کرے گا؟ لہذا فرقہ ناجیہ ہونے کے سب سے زیادہ حقدار اہل حدیث ہیں کہ جن کے امام و مطاع جن کی اتباع پر وہ مرثیہ کے لیے تیار ہوتے ہیں وہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ ہیں۔“ (مجموع الفتاویٰ: ۳/۳۷۷)

مذکورہ اقوال کی روشنی میں بالکل واضح ہے کہ ہر دور میں علمائے امت کے نزدیک ”اہل حدیث“ یا ”محدثین“ ان لوگوں کو کہا جاتا رہا جو کہ حدیث مصطفیٰ ﷺ کو پڑھتے پڑھاتے روایت کرتے ان کی تحقیق کر کے صحیح و ضعیف کو

علامہ ترمذی نے کیا خوب کہا ہے:

”اہل حدیث نبی اکرم ﷺ کے ساتھی ہیں (ان میں سے) جن کو زندگی میں آپ ﷺ کی صحبت میسر نہ آسکی تو اسے آپ کی مبارک سانسون (حدیث پاک) سے تو شرف صحبت حاصل ہے۔“

ہمہ وقت قال اللہ وقال الرسول کی صداکیں بلند کرتا اور ہر حدیث کی روایت اور تعلیم و تدریس کے دوران بکثرت درود شریف پڑھنا انہی کے حصے میں آیا ہے۔

اہل حدیث یا محدثین:

محدثین کرام کے نزدیک حدیث اور سنت دو مترادف اصطلاحات ہیں اور اس سے مراد ہے:

”یعنی حدیث یا سنت سے مراد وہ قول یا فعل یا تقریر یا جسمانی سراپا یا عادات و اخلاق ہیں جن کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف ہو۔ اہل حدیث اور محدثین سے مراد وہ سعادت مند گروہ ہے جو عملاً و نقلاً حدیث مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرتے ہیں۔“

چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

”ہم اہل حدیث سے مراد صرف

وہ لوگ ہی نہیں لیتے جو احادیث

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

”اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ ہے اگر حدیث پر عمل کرنے والے طائفہ منصورہ نہیں تو اور کون ہوں گے؟“

الگ الگ کرتے احادیث صحیحہ کے مطابق عمل کرتے ہیں اور ہر دور میں [أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ] ان کا شعار اور طرہ امتیاز رہا ہے۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبیؐ کا ہو رہیں گے ہم اہل حدیث کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ حدیث پاک کی ہے۔ مدرسہ نبویہ (اصحاف صف) سے لے کر ہر دور میں خدام قرآن و حدیث موجود رہے ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”قابل اعتماد اور ثقہ لوگ اس علم کو پڑھتے اور پڑھاتے (اور آگے پہنچاتے رہیں گے)۔“ (اسلحہ الصحیحہ: ۱/۵۳۵)

کا سماع کرتے“ اسے لکھتے اور روایت کرتے ہیں بلکہ ہمارے نزدیک وہ تمام لوگ اہل حدیث ہیں جو احادیث کو یاد کرتے ان کے معانی و مطالب سیکھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔“ (مجموع فتاویٰ: ۴/۹۵)

علامہ ابن قتیبہؒ فرماتے ہیں:

”اہل حدیث وہ لوگ ہیں جو حق کو اس کے اصل مصدر سے تلاش کرتے اور رسول اکرم ﷺ کی احادیث اور آپ ﷺ کی سنن کو اپنا کر اور بحر و بر اور مشرق و مغرب سے آپ کی سنت اور حدیث کو تلاش کرنے کی جدوجہد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔“ (تذیل عقیدۃ الحدیث: ص ۸۰)

عقیدہ اصفہانیہ میں ہے:

”اہل حدیث صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے

سکے۔ ”سند“ متن کو بیان کرنے والے سلسلہ رجال کو کہا جاتا ہے محدثین کرامؒ نے اس قرآنی اصول کو مد نظر رکھا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات)

”اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی مجہول العدالت شخص خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“

حضرات صحابہ کرامؓ چونکہ بالاتفاق عدول وثقات ہیں اور وحی الہی کے اولین شاہد اور روایت حدیث میں حد درجہ محتاط تھے اس لیے ان سے بلا تردد روایات لی جاتی تھیں کیونکہ انہوں نے براہ راست وہ روایات رسول اکرم ﷺ سے سنیں اور باہتمام ان کو حفظ کیا اور کمال احتیاط اور دیانت و امانت سے آگے پہنچایا۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ہم تقریباً ساٹھ آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں احادیث سکھاتے پھر جب آپ تشریف لے جایا کرتے تو ہم آپس میں مذاکرہ کیا کرتے تھے اور جب ہم فارغ ہوتے تو وہ احادیث مبارکہ ہمارے دلوں پر نقش ہو چکی ہوتی تھیں۔“ (الفقیہ والحقہ)

جب سلسلہ روایت حدیث صحابہ کرامؓ سے آگے بڑھا تو ساتھ ہی روایت حدیث کے بارے میں تحقیق اور چھان بین شروع ہو گئی چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[إنا كنا مرة إذا سمعنا رجلاً يقول: قال رسول الله ﷺ ابتدرته أبصارنا، وأصغينا إليه بأذاننا، فلما ركب الناس الصعب والذلول لم نأخذ من الناس إلا ما نعرف] (مقدمہ صحیح مسلم)

امام محمد بن سیرینؒ (۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

[الاسناد من الدين ولو لا الإسناد لقال من شاء ما شاء]

”اسناد دین کا حصہ ہیں اور اگر سند کا اہتمام نہ ہو تو جس کے جی میں جو آتا کہتا پھرتا۔“

تحقیق، سند اور صحت روایت کا اہتمام کرنے کی غرض سے محدثین کرامؒ نے جس قدر محنت اور کاوش کی آج

اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کی کتابیں اس کی شاہد عدل ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر اسپرنگر لکھتا ہے:

”محمدؐ کے حالات و واقعات جمع اور فراہم کرنے کے لیے مسلمان مصنفین اور محققین نے پانچ لاکھ آدمیوں کے سوانحی حالات و واقعات مرتب اور مدون کیے۔“ (اسلامی انسائیکلو پیڈیا: ص ۲۱۱)

اسی لیے جب سیدنا عبداللہ بن مبارکؒ سے موضوع روایات کے خطرات اور اثرات بد کے خدشات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا تھا: [تعیش لہا الجہا بذہ] کہ ماہرین علوم حدیث اس کا سد باب کر لیں گے۔

یہ خدمت علوم نبوت کے سلسلے میں وہ سعی مشکور اور عظیم کاوش ہے جس کے بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اگر سند نہ ہوتی اور اہل حدیث اس کا خصوصی باقاعدہ اہتمام نہ کرتے تو آج دین اسلام کا حلیہ بگڑ چکا ہوتا۔“ (معرفۃ علوم الحدیث: ص ۶)

بقول مولانا الطاف حسین حالی:

گر وہ ایک جو یا تھا علم نبی کا
لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون

اگر صحیح حدیث کی تعریف پر ہی غور کیا جائے تو ان نابغہ روگار اور عبقری شخصیات کے ذہن رسا اور بالغ نظری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے صدیوں پہلے صحت روایات کے لیے معیار مقرر کیا تھا۔ آج تک کوئی شخص کسی بات کو پرکھنے کے لیے اس سے بہتر معیار اور پیمانہ پیش نہیں کر سکا۔ انہوں نے صحیح حدیث کے لیے پانچ شرطیں مقرر کیں کہ صحیح حدیث وہ ہے:

[ما اتصل سندہ بنقل العدل الضابط عن مثله الى منتہاء غیر معلل ولا شاذ]
”یعنی (۱) اتصال سند (۲) عدالت (۳) ضبط تام (۴) عدم علت (۵) عدم شذوذ۔“

اس سے بڑھ کر سخت اور کڑا معیار کیا ہو سکتا ہے؟ اس لیے جہاں وہ روایت حدیث کی برکات اور اجر و ثواب کو جانتے تھے وہاں رسول اکرم ﷺ کا فرمان [مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ]۔ بھی ان کے پیش نگاہ تھا۔ اس لیے انہوں نے حدیث پاک کے نقل وادام میں انتہائی احتیاط سے کام لیا اور اس ذمہ داری کو بڑی جانفشانی سے نبھایا۔

آج ہمارے پاس تعلق بالقول کا شرف حاصل کرنے اور علمائے امت سے صحیح الکتب بعد کتاب اللہ کا خطاب پانے والی صحیح بخاری اور امام مسلم کی صحیح مسلم اور دیگر کتب صحاح موجود ہیں تو یہ انہی نفوس قدسیہ کی محنت و کاوش کا ثمرہ اور نتیجہ ہیں۔

توسیع اشاعت ہفت روزہ الحمدیث

ہفتہ رفتہ میں جناب حافظ ڈاکٹر عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے خاص ارشاد پر محترم مولانا عبدالباسط شیخ پوری امیر ضلع شیخوپورہ میاں راشد نے سر دست 200 رسالے جناب مولانا سید عتیق الرحمن شاہ کا شمیری امیر راولپنڈی نے سر دست 200 رسالے جاری کروائے نیز رمضان المبارک میں جناب ایم این اے سلفی آف اسلام آباد نے 82 نئے وپرانے خریداروں سے وصولی کر کے رسالے جاری کروائے۔ ادارہ تمام احباب کی تحسین کرتا ہے۔ (ادارہ)

دعاء صحت کی اپیل

ہفت روزہ اہل حدیث کے دیرینہ قلمی معاون مولانا محمود الحسن غففر (چکوال) تقریباً ۲ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

مرکزی جمعیت اہل حدیث رچند ضلع شیخوپورہ کے انتھک کارکن چوہدری اشتیاق احمد کبھوہ ان دنوں علیل ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت و تندرستی کے لیے خصوصی دعاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت یاب کرے۔ آمین! (سعید ساجد)

وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما

بن عمرو

جناب مولانا عبدالملک مجاہد

سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھ ڈالا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو علم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ ”ایک ماہ میں مکمل قرآن پڑھا کرو۔“ کہنے لگے: میں ابھی جوان ہوں اور کثرت سے قرآن پڑھنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں لہذا مجھے ایک ماہ سے کم عرصے میں قرآن پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں دنوں میں قرآن کریم مکمل کر لیا کرو۔“ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ابھی جوان اور طاقتور ہوں مجھے اس جوانی سے بھرپور فائدہ اٹھانے دیجیے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عبداللہ! قرآن کریم کو سات دنوں سے پہلے ختم نہ کرو۔“ ایک دوسری روایت میں تین دن کا ذکر ملتا ہے۔ دراصل شریعت کا منشا یہ ہے کہ قرآن پاک کو پورے تدبر اور غور و فکر کے ساتھ پڑھا جائے اور یوں بھی وقت و وقت کی بات ہے آدمی جب صحت مند ہوتا ہے اس وقت اس کی عبادت اور قرآن پڑھنے کے اوقات زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر جب جوانی چلی جاتی ہے تو پھر ہمت جواب دے جاتی ہے چنانچہ یہی کچھ ان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ یہ راتوں کو دیر تک قرآن پڑھتے اور رات کا بیشتر حصہ قیام اللیل میں گزارتے تھے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ یہ بہت بڑے امیر کبیر گھرانے کے فرد تھے۔ ان کے والد نے ان کی شادی قریش کی ایک ممتاز اور امیر کبیر عورت سے کی۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی راتیں اللہ کے حضور سجدوں میں اور دن نفلی روزے رکھنے میں بسر ہوتے تھے۔ بیوی کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ ایک دن ان کے والد عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص اپنی بہو کے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی عدم موجودگی میں اس سے پوچھا کہ تمہارا خاوند کیسا ہے؟ اس نے بالجملہ تعریف کی اور کہا: وہ اچھے آدمی ہیں مگر ازدواجی مراسم سے بے نیاز ہیں۔ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ اب والد اپنے بیٹے سے ملتے ہیں اور ناراض ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے تمہاری شادی ایک اونچے اور ممتاز گھرانے کی بیٹی سے کی ہے اور تم نے اس کو چھوڑ رکھا ہے۔ اس کی کوئی خبر گیری نہیں کرتے۔ صرف عبادت میں مشغول رہتے ہو۔ قارئین کرام! وہ دور کتنا خوبصورت اور پیارا تھا۔

کو آپس میں ملا نہ دیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین کو احاطہ تحریر میں لانا شروع کیا تو لوگوں نے ان کو منع کیا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ بشری تقاضوں کے مطابق کبھی خوشی کے عالم میں ہوتے ہیں کبھی ناراض بھی ہوتے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ﷺ کی ہر بات لکھ لیتے ہیں ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اپنی زبان اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”جو بات میں کہوں اسے لکھ لیا کرو کیونکہ اس زبان سے صرف حق ہی نکلتا ہے۔“ ایک روایت میں ہے: [ما یخرج منہ الا حق] ”ہاں میں حق بات ہی کہتا ہوں۔“

ان کی اس فضیلت کا اعتراف سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”عبداللہ بن عمرو (عابد اور زاہد) حدیث کو لکھنے والے صحابی ہیں۔“ (بخاری: ۱۱۳)

نے یوں کیا ہے:

”میں اللہ کے رسول ﷺ کے تمام صحابہ سے زیادہ احادیث بیان کرنے والا ہوں مگر عبداللہ بن عمرو کا معاملہ دوسرا ہے وہ احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔“

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ صرف راوی حدیث ہی نہیں تھے اور وہ محض حدیث لکھنے ہی پر اکتفا نہ کرتے تھے بلکہ وہ قرآن و حدیث کے حافظ بھی تھے۔ قرآن پاک سے ان کو بے حد شغف تھا۔ علمائے کرام انہیں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یاد کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو قرآن کریم کے بہت بڑے قاری اور اس پر خوب عمل کرنے والے تھے۔ وہ کثرت

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک بڑے گھرانے اور بڑے باپ کے نہایت متقی اور معروف فرزند تھے۔ ان کا تعلق قریش کے قبیلہ بنی سہم سے تھا۔ ان کا دادا عاص بن وائل اسلام کا سخت دشمن تھا۔ ان کے والد سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ عرب کے ان گنے چنے افراد میں سے ایک تھے جن کو عرب نہایت ذہین اور مدبر شخصیت مانتے تھے۔ نجاشی کے دربار میں قریش مکہ کی طرف سے جو وفد گیا تھا اس کے سربراہ یہی تھے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نہایت عبادت گزار قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ ان کی والدہ رانظ بنت حجاج بھی قریشی تھیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا نام اپنے دادا کے نام پر عاص تھا۔ عاص کے معنی ہیں

نافرمان اللہ کے رسول ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جو نام اچھے نہ ہوتے یا جن کے معانی نہ ہوتے تو ان کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اللہ کے رسول ﷺ

نے ان کا نام عاص سے بدل کر عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اسلام کے ان عالم فاضل فرزندوں میں سے تھے جن کو انجیل اور تورات پر عبور حاصل تھا۔ غالباً انہوں نے اپنا علمی رسوخ بڑھانے کے لیے ان گزشتہ آسمانی کتابوں کا مطالعہ فرمایا تھا۔

یوں تو ہر صحابی کی اسلام کے لیے بے شمار خدمات ہیں مگر سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا اسلام اور مسلمانوں پر ایک عظیم احسان یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے حدیث لکھنے کی باقاعدہ اجازت حاصل کی۔ اسلام کے شروع میں جب قرآن کریم کا نزول ہو رہا تھا تو اس دور میں آپ ﷺ کے فرامین لکھنے کی اجازت نہ تھی۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ کہیں لوگ قرآن کریم اور حدیث شریف

انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن

❁ اسلام آباد..... آئی آئی آر او سیلاب سے متاثرہ ہزاروں خاندانوں میں فوڈ بیچ تقسیم کرے گا۔ فوڈ بیچ اور سامان کا یہ قافلہ 18 اگست 2015ء کو اسلام آباد سے سردار محمد یوسف اور سعودی سفیر شیخ عبداللہ مرزوق الزہرانی روانہ کریں گے جو چترال اور پنجاب کے سیلاب زدگان میں تقسیم کیا جائے گا۔ رابطہ عالم اسلامی انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کے ریجنل ڈائریکٹر شیخ ڈاکٹر عبداللہ محمد عتین نے آئی آئی آر او کے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ کبھی انسانیت کی خدمت کا مشن ہمیشہ کی طرح جاری رکھیں گے۔ پاکستانی بھائی اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔ ہماری غمی اور خوشی ایک ہے اور ہر موقع پر ہر ممکن مدد جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاک سعودیہ دوستی بے مثال اور لازوال ہے۔ آئی آئی آر او نے اپنی خدمات کی فہرست میں پاکستان کو ہمیشہ سرفہرست رکھا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز آئی آئی آر او کی ایمر جنسی ریلیف پروجیکٹ کی آرگنائزیشن کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر اجلاس میں ڈپٹی ڈائریکٹر محمد جاوید بٹ، آرگنائزنگ ریز احمد ایگزیکٹو سیکرٹری منظم صادق اور دیگر علاقوں کے نمائندگان بھی شریک تھے۔ انہوں نے انتظامات کا جائزہ لیا اور حتمی تشکیلات بھی کیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عوام اور حکمرانوں کی پاکستان اور پاکستانی عوام سے محبت کسی سے مخفی نہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ محمد عتین نے کہا کہ آئی آئی آر او اپنے مستقل جاری پروجیکٹس کے ساتھ ساتھ قدرتی آفات سے متاثرہ عوام کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ انہوں نے سعودی حکومت اور آئی آئی آر او کا یہ عزم ایک بار پھر دہرایا کہ پاکستان اور سعودی عرب آپس میں مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں اس لیے سعودی ادارے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان اور پاکستانی عوام کے شانہ بشانہ ہیں اور رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب پاکستانی عوام کے لیے ہمیشہ کی طرح اپنی بے لوث خدمات جاری رکھے گا۔

برعکس خود اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے درمیان ملے جلے رہے ان کے معاملات اور ان کے مسائل میں ان کی رہنمائی فرماتے رہے اور اپنی امت کو یہ تعلیم دی:

[احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ ادمہا وان قل]

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں چاہے وہ تھوڑے ہی ہوں۔“

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو حدیث لکھنے کی اجازت مل گئی اور انہوں نے اس ذمہ داری کو نہایت صحت و امانت سے نبھایا۔ وہ راہنمون فی العلم میں سے ایک تھے۔ جو احادیث انہوں نے روایت کی ہیں ان کی تعداد سات سو ہے۔ سات احادیث متفق علیہ امام بخاری نے آٹھ اور امام مسلم نے بیس احادیث اس کے علاوہ بیان کی ہیں۔

مبارکباد

❁ ہم جناب سید عبدالغفور شاہ آل علی علیہ السلام کا ناظم تبلیغ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ وہ دین و دسلک کی ترویج و اشاعت کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔

منجانب: مرکزی جمعیت AYF سونگی کھل حافظ آباد

تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔“

پھر آپ ﷺ نے ان سے قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں پوچھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم رات بھر میں قرآن ختم کر لیتے ہو؟ [وانی اخشی ان یطول بک العمر] ”مجھے ڈر ہے کہ تم لمبی عمر پاؤ (اور پھر قرآن پڑھنا تمہارے لیے مشکل ہو جائے۔“ پھر ان کو تین دن میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے واقعی بڑی لمبی عمر پائی۔ جب ان پر بڑھا پچھا گیا: ہڈیاں کمزور ہو گئیں، جسم میں قوت نہ رہی تو ان کے لیے راتوں کا قیام قرآن کی تلاوت اور مسلسل روزے رکھنا مشکل ہو گیا۔ اس وقت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حسرت بھرے لہجے میں کہا کرتے تھے: کاش! میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

اسلام اعتدال کا مذہب ہے۔ اس میں افراط و تفریط نہیں ہے۔ رہبانیت اختیار کرنے کی بھی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ جنگوں میں جا کر چلنے کاٹیں اور وہاں دنیا سے بے خبر اکیلے عبادت کرتے رہیں۔ اس کے

باپ کو بیٹے سے شکایت ہوئی تو وہ سیدھے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ سارا معاملہ اللہ کے رسول ﷺ کو بتایا۔ ارشاد ہوا کہ عبداللہ کو بلاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم راتوں کو قیام اور دن کو روزے رکھتے ہو؟ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب امت کی سب سے مہربان اور شفیق ہستی کے الفاظ پر غور فرمائیں کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کی کس طرح اصلاح کی اور کس سلیقے سے تربیت فرمائی۔

اللہ کے رسول ﷺ ان کو حکم بھی دے سکتے تھے کہ ایسا کرو یا ایسا نہ کرو۔ مگر معلم حکمت ان کو اپنی مثال دے رہے ہیں۔ فرمایا: [لکنی اصوم وافطر] ”میں تو نفلی روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔“

مراد یہ تھی کہ کبھی رکھ لیا، کبھی نہ رکھا۔ [واصلی وانام] ”میں رات کو نفلی نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔“ [وامس النساء] ”اور میں اپنی بیویوں کے پاس بھی جاتا ہوں۔“

قارئین کرام! اس تربیت پر ہزار مرتبہ قربان جائیں۔ میرے ماں باپ قربان! کتنا عمدہ طریقہ ہے اپنے ساتھی کو سبق سکھانے کا۔ ارشاد فرمایا: [فمن رغب عن سنتی فلیس منی] ”جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔“ یہ سن کر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کو بساتے ہیں۔

سیرت نگاروں نے بڑی تفصیل سے ان کے نفلی روزوں کے بارے میں لکھا ہے۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے نفلی روزے مسلسل رکھنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے کہا: ایک ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرو۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ اسلام میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ گویا تین دن کے روزوں کا ثواب تیس دن (ایک ماہ) کا ہوا۔ اب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: [انی اطیق اکثر من ذلك] ”میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا: ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ لو۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اب اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: [صم صوم داود کان یصوم یوما ویفطر یوما] ”پھر داود علیہ السلام جیسے روزے رکھو جو ایک دن روزہ رکھتے

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

”کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔“ (بخاری)

شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل

ہونے کی اجازت نہ دے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.]

”جب بھی کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“ (ترمذی صحیحہ الابانی)

ایک مسلمان مرد کو بھی چاہیے کہ کسی اجنبی وغیر محرم عورت کے پاس اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں نہ جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو حَرَمٍ.]

”کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے تنہائی میں نہ ہو۔“ (بخاری و مسلم)

شوہر کی اجازت کے بغیر کسی غیر محرم سے بات نہ کرے:

ارشاد بانی ہے:

﴿لَيْسَ آتِ الْبَيْتِ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنْ أَتَيْتَهُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْؤَسٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾ (الأحزاب)

”اے ازواجِ نبی (ﷺ)! تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں خوف ہے پس تم اپنی آواز میں چلک نہ پیدا کرو جس سے مریض دل انسان لالچ کر بیٹھے اور تم بھلی اور درست بات کرو۔“

عورت کی آواز بھی پردہ ہے وہ اجنبی مرد کے ساتھ ان شرائط کے ساتھ بات کر سکتی ہے (نمبر ۱) آواز میں چلک، شیرینی اور مٹھاس نہ ہو (نمبر ۲) صرف بقدر ضرورت بات کرے (نمبر ۳) پردے کی اوٹ سے بات کرے۔ ارشاد بانی ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتَهُنَّ مَتَاعًا فَسَلُّوهُنَّ مِنْ دَرَاءٍ حَجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَ قُلُوبِهِنَّ﴾

مثالی بیوی کی چند خوبیاں

محرر: جناب مولانا مختار احمد مدنی

واضح کرنے کے لیے اتنی اونچی مثال بیان کیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: [لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.] (سنن ترمذی و مسند احمد و مستدرک حاکم)

”اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں بیوی کو اپنے شوہر کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔“

پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا پورا حق ادا نہ کرے حتیٰ کہ شوہر اگر اسے بلائے اور وہ سواری پر ہو تب بھی اپنے آپ کو نہ روکے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جس شوہر کو عورت سے تکلیف پہنچتی ہے جنت کی حوریں اسے بد دعا دیتی ہیں۔

یہ واضح رہے کہ مرد کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہوگی حرام کاموں میں اس کی مخالفت ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.]

”اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔“

ستر و حجاب کی مکمل پابندی کرے:

مسلمان عورت کے لیے پردہ اسلام کی خصوصیات اور اس کے حسان میں سے ہے۔ پردہ میں مسلمان عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت ہے۔ پردہ ایک رحمت ہے اسلام نے عورت کو انتہائی بیش قیمت متاع قرار دیا ہے اس لیے اس کی حفاظت و صیانت کا خصوصی اہتمام کیا ہے زمانہ جاہلیت میں پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا پردہ صرف اور صرف اسلامی حکم ہے۔

سب سے اہم بات یہ کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق رشتہ کے انتخاب میں خواہ وہ لڑکے کا انتخاب ہو یا لڑکی کا دینداری کو ترجیح دینی چاہیے۔ درج ذیل میں مثالی و نیک بیوی کی چند خوبیاں بیان کی جا رہی ہیں۔

شوہر کی فرمانبرداری کرے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ﴾ (النساء: 34)

”نیک عورتیں وہ ہیں جو فرماں بردار اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو) کی حفاظت کرنے والی ہیں۔“

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بہترین عورت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عورت جب شوہر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور جب شوہر حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان و مال میں شوہر کا ناپسندیدہ کام نہ کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے۔“ (سلسلہ صحیحہ للابانی)

حصین بن محسن سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون عورت ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟ میں نے کہا ہاں! پھر آپ نے پوچھا شوہر کے ساتھ تمہارا رویہ کیسا ہے؟ میں نے کہا: میں نے بھی اس کی اطاعت اور خدمت میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ تم اس کی نظر میں کیسی ہو؟ یاد رکھو وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔“ (مسند احمد)

عورت کی محبت اور اس کی اطاعت کا سب سے زیادہ حقدار شوہر ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ نماز عبادت کی نہایت اعلیٰ قسم ہے اور سجدہ اس کی چوٹی ہے لیکن شریعت نے شوہر کا مقام و مرتبہ

(الأحزاب: 53)

”اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی ہے۔“

اس آیت میں اگرچہ ازواج مطہرات سے خطاب کیا گیا ہے مگر یہ حکم امت کی ساری خواتین کو شامل ہے جب امت کی ماؤں سے پردہ کی اوٹ سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ وہاں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں تو وہ خواتین جنہیں یہ مقام و شرف حاصل نہیں ان پر پردہ کرنا اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اکیس عورت کا بازار جانا بھی درست نہیں کیونکہ بسا اوقات دکان میں سیلز مین کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ پھر اس سے ناجائز خلوت حاصل ہو جاتی ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے:

حتیٰ کہ مسجد جانے کے لیے بھی البتہ شوہر کو یہ حق نہیں کہ عورت کو مسجد جانے سے روکے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

[لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ]

”اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔“

کسی اجنبی مرد سے مصافحہ نہ کرے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[لَإِنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْطَبٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ]

”تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سوئی سے پکڑ کے لگانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو چھوئے۔“ (طبرانی، صحیح الجامع)

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمَرْأَةٍ، قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ]

”میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا“ ایک عورت سے میرا کچھ کہنا سو عورتوں سے کہنے کے مترادف ہے۔“ (مسند احمد ترمذی)

شوہر کے مال کی حفاظت کرے:

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

[كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ]

”تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔“

شوہر سے اس کی طاقت اور اپنی ضرورت سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے:

اسے اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ اصل دل کی امیری ہے اور صبر و وقار باعث سعادت ہے۔ اگر عورت کا مقصد زیب و زینت ہی ہو جائے تو اس وقت ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔ ایک بار نبی کریم ﷺ نے طویل خطبہ دیا جس میں آپ نے فرمایا:

”بنو اسرائیل کی ہلاکت کا سبب یہ ہوا کہ فقیر کی بیوی بھی انہی کپڑوں اور زیورات کا تکلف کرتی تھی جن کا امیر کی بیوی کرتی تھی۔“ (مسلم صحیح ابوالہی)

شوہر سے حرام چیزوں کا مطالبہ نہ کرے:

شریعت نے جو چیزیں حرام و ممنوع قرار دی ہیں شوہر سے وہ چیزیں گھرانے کا مطالبہ نہ کرے۔

[عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَتَكَهُ، وَقَالَ: "أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ". قَالَتْ: فَجَعَلَنَاهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کسی سفر سے واپس ہوئے میں نے کندہ تصویروں سے آراستہ ایک چادر سے گھر کی دیوار کو ڈھک رکھا تھا جب اللہ کے رسول ﷺ کی اس پر نگاہ پڑی تو آپ نے اسے نوح کر پھینک دیا اور فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی خلقت کی ہمسری کرتے ہیں۔“ آپ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔“

بیوی شوہر کی شکر گزار ہو:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی۔“ (مسلم صحیح)

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے عورتو! تم صدقہ کرو میں نے جہنموں میں زیادہ تر تم کو دیکھا ہے کسی نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔“ (بخاری)

یاد رہے کہ شکر سے نعمتیں نہ صرف برقرار رہتی ہیں بلکہ مزید نعمتیں ملتی ہیں جبکہ ناشکری انتقام و عذاب کا پیش خیمہ ہے۔

بیوی شوہر کے والدین اور بہنوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے:

شوہر کے والدین اور بہنوں کی عزت و تکریم خود شوہر کی تکریم و عزت ہے۔

بچوں کی رضاعت اور پرورش کرے:

[وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْعِقَ الرِّضَاعَةَ]

”مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو۔“ (البقرہ: 233)

صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو جہنم دکھائی گئی تو آپ نے کچھ ایسی عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیوں کو سانپ نوح رہے تھے اور دس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ (صحیح الترمذی و الترمذی)

ہاں اگر کوئی ماں مجبوری میں اپنا دودھ نہیں پلاتی تو اس وعید کی وہ مستثنیٰ نہیں ہوگی۔

صبر و مشقت کے ساتھ بچوں کی دینی تربیت کرے:

یہ مرد و عورت دونوں کے لیے ہے دنیاوی چیزوں کے لیے اولاد پر غصہ ہونا درست نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”اپنے اوپر بددعا نہ کرو اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو اپنے خادموں پر بددعا نہ کرو والدین کی دعا اور بددعا دونوں قبول ہوتی ہیں۔“

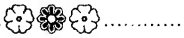
جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں توحید و نماز کی تعلیم دی جائے دس سال کے ہو جانے پر اگر نماز نہ

اور سب لوگ عفت و عصمت، اطمینان و سکون اور امن و امان کی برکتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

مثالی شوہر کی پہچان:

- ① بیوی سے حسن سلوک کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- ② آزمائش اور مصیبت میں صبر کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- ③ بیٹیوں اور بیٹوں کو دینی تعلیم دلانے اور اچھی تربیت کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- ④ بیوی کے معاملہ میں درگزر کرنے والا اور نرمی سے کام لینے والا اچھا شوہر ہے۔
- ⑤ بیوی اور بچوں پر خوشدلی سے خرچ کرنے والا اچھا شوہر ہے۔
- ⑥ گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے والا بہترین شوہر ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہم سب مسلمان مرد و عورت کو جنت نصیب فرمائے۔ آمین!



شعبۂ تبلیغ کا اہم اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر میں استحکام پاکستان کانفرنسز، ریلیاں اور جلسے ہوں گے۔ عوام الناس میں پاکستان کے قیام کے اغراض و مقاصد اجاگر کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار ناظم تبلیغ حافظ عبدالباسط شیخ پوری نے مرکز 106 راوی روڈ لاہور میں شعبۂ تبلیغ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نفاذ کے لیے ہوا تھا۔ اس کی بقا بھی اسی میں ہے۔ دو قومی نظریے کو اجاگر کیے بغیر استحکام پاکستان ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماہ اگست میں تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں استحکام پاکستان کانفرنسیں منعقد ہوں گی اور صوبائی سطح پر یہ سلسلہ پورا مہینہ جاری رہے گا۔ اجلاس میں طے پایا کہ اس ماہ جماعت کے مرکزی مبلغین کا اہم اجلاس ہوگا جس کی صدارت امیر محترم پروفیسر ساجد میر کریں گے۔ تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ اس موقع پر معاون ناظم تبلیغ حافظ محمد عثمان شاکر، حافظ بابر فاروق رحیمی خطیب مرکز اور نائب ناظم تبلیغ سید شتیق الرحمن شاہ بھی موجود تھے۔ (رپورٹ: حافظ بابر فاروق رحیمی)

وسعت قلبی کا ثبوت دیں، اپنی ان دینی بہنوں کے لیے کچھ سوچیں جو اس عظیم نعمت سے محروم ہیں۔ ان لوگوں کے لیے بھی ہماری نصیحت ہے جو دوسری شادی کر کے ایک مسنون عمل انجام تو دے لیتے ہیں لیکن عدل و انصاف سے کام نہ لے کر ظلم و زیادتی اور حرام کام کا مرتکب ہو رہے ہیں، وہ اللہ کا خوف کھائیں، قیامت کے دن اللہ عز و جل کے روبرو حاضر ہونا ہے اور ہر چیز کا حساب دینا ہے، دوسری شادی عدل و انصاف کے ساتھ مشروط ہے، اگر عدل کرنے کا حوصلہ نہیں تو بہتر ہے کہ دوسری شادی کے قریب نہ جائیں۔ دوسری شادی زیادہ سے زیادہ مسنون و مستحب ہے جبکہ ظلم و زیادتی کرنا حرام لہذا ایک مسنون عمل کو حرام کام کا ذریعہ نہ بنائیں۔ ایسی بہت ساری مثالیں موجود ہیں جو دوسری شادی کر کے اپنے غلط کردار سے دوسری شادی کی بہت بڑی رکاوٹ بن گئے ہیں۔ اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں اپنی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف اور ہر ایک کا حق دینے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

ایمانی بصیرت اور تقویٰ شعار زندگی مرد و عورت دونوں کے لیے ضروری ہے لیکن معاشرہ کی اصلاح میں عورت کی پرہیزگاری کا زیادہ عمل دخل ہے۔ صحیحین کی ایک طویل روایت میں بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ مذکور ہے جو ایک غار میں پھنس گئے تھے۔ ایک شخص نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ اسے اپنی چچا زاد بہن سے محبت تھی وہ اس سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنا چاہتا تھا۔ ایک بار قحط کے ایام میں وہ عورت اس کے پاس کچھ پیسے طلب کرنے آئی، اس نے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ خود کو اس کے حوالے کر دے۔ عورت نے مجبوری میں اقرار تو کر لیا لیکن جب یہ شخص حرام کام کے لیے آمادہ ہوا تو اس لڑکی نے اللہ کا واسطہ دے کر اسے برائی سے دور رہنے کا مطالبہ کیا۔ ایسے وقت میں لڑکی کی نصیحت اثر کر گئی اور وہ شخص اس سے علیحدہ ہو گیا اور پھر شادی کے ذریعہ اس نے اپنی آرزو پوری کی۔ اس واقعہ سے ایک مومن خاتون کی دینی بصیرت اور تقویٰ شعاری کا بہت بڑا سبق ملتا ہے۔ اللہ کا خوف و ڈر اور قیامت میں جوابدہی کا یہی پختہ یقین و ایمان اگر آج کے مسلم مرد و خواتین میں پیدا ہو جائے تو معاشرہ سے برائیوں کا وجود مٹ سکتا ہے

پڑھیں تو ان کے ساتھ تادیبی کارروائی کی جائے، لیکن افسوس ہے کہ گلاس ٹوٹ جانے پر ماں باپ اپنے بچوں کو ضرب مارتے ہیں لیکن جب بچہ نماز جیسی اہم عبادت ضائع کرتا پھرتا ہے تو کوئی نہیں مارتا اور نہ ہی اس پر غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں۔

عورت خوشبو لگا کر گھر سے نہ نکلے:

ایک صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایسی عورت کو زانیہ کہا ہے، صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے جو عورت خوشبو استعمال کرے اسے مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔

جنسی عورت کی پہچان:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ.

”جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، ایک ماہ کا روزہ رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے ایسی عورت سے کہا جائے گا جنت کی جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کا حال نہ بتاؤں؟“ لوگوں نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عورتیں بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوتی ہیں، جب وہ غصے ہوتی ہیں یا انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا ان کا شوہر ان سے ناراض ہو جاتا ہے تو شوہر سے کہتی ہیں: یہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے، اس وقت تک میری آنکھوں پر نیند حرام ہے جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔“ (سلسلہ صحیح)

ماؤں بہنوں کے لیے یہ بھی ہماری نصیحت ہے کہ دوسری شادی سے اپنے شوہروں کو روک کر اللہ کی ناراضگی نہ مول لیں، اگر ہمارا کوئی بھائی دوسری شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کے درمیان حائل نہ ہوں، اسے شادی کرنے دیں

شائع کیا۔ صفحات کی تعداد ۵۱۶ ہے۔

قلم حدیث:

پچیس علمائے اہل حدیث کے حالات و واقعات پر مشتمل شخصی خاکوں کا یہ چوتھا مجموعہ ہے۔ اس میں دل چسپ پیرائے میں عظیم المرتبت علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی احاطہ تسوید میں لائے گئے ہیں۔ اس مجموعے میں شامل ہندوستان اور پاکستان کی چند معروف شخصیات کے نام یہ ہیں:

مولانا سید امیر علی ملیح آبادی، مولانا محمد سلیمان روڑی والے، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، صوفی نذیر احمد کاشمیری، مولانا شمس الحق سلفی، حافظ عبداللہ بڈھیالوی، مولانا محمد حنیف ندوی، پروفیسر عبدالقیوم، مولانا نور حسین گرگاہی، مولانا محی الدین لکھوی، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالعظیم انصاری، مولانا محمد صادق خلیل، ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، ڈاکٹر وحی اللہ اور مولانا محمد عزیز شمس۔

یہ کتاب پہلی بار جنوری ۲۰۰۳ء میں مکتبہ قدوسیہ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔ کتاب کے صفحات ۶۲۵ ہیں۔ اب بھی صاحب کی دیگر تاریخی و سوانحی کتب اور تراجم کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

قصوری خاندان:

مولانا عبدالقادر قصوری اس خطہ ارض کی ممتاز شخصیت اور سیاسی رہنما تھے۔ انھوں نے برصغیر کی تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا اور دس درے درے قدسے سخنے اس تحریک میں شامل رہے۔ ان کے صاحب زادوں مولانا محی الدین احمد قصوری، مولانا محمد علی ایم اے قصوری، مولوی احمد علی اور میاں محمود علی قصوری بار ایٹ لانے بھی اپنی بساط کے مطابق آزادی کے لیے کام کیا۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالقادر قصوری کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالحق وکیل اور مولانا عبداللہ قصوری بھی دینی و ملی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

اس کتاب میں قصوری خاندان کے ان لائق صدا احترام بزرگوں کے حالات تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور ان کی علمی، سیاسی، سماجی اور ملی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کتاب بہت سی نادر معلومات کا خزانہ ہے اور ہماری سیاسی و جماعتی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ ۲۰۸ صفحات کی یہ کتاب ۱۹۹۳ء میں مکتبہ تعلیمات اسلامیہ (ماموں

قسط نمبر ۳

مورخ مولانا محمد حقائق بھٹی اور ان کی تصانیف

ترجمہ: جناب مولانا محمد رمضان یوسف ملانی

نقوش عظمت رفتہ:

اس کتاب میں ایکس مقتدر شخصیات کے حالات زندگی، علمی و ادبی، سیاسی اور مذہبی خدمات کے ساتھ صفحہ قرطاس پر مرتب کیے گئے ہیں۔ اس مجموعے میں بلا امتیاز مسلک تمام علماء کو جگہ دی گئی ہے۔ بھی صاحب کی وسیع انظری ملاحظہ کیجیے کہ انھوں نے ہندوستان کے سابق صدر اور اپنے دوست گیانی ذیل سنگھ پر بھی طویل مضمون لکھ کر اس کتاب میں شامل اشاعت کیا ہے۔

اس کتاب کا سب سے طویل خاکہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی پر ہے جو ۱۱۲ صفحات پر محیط ہے۔ بھی صاحب نے مولانا غزنوی مرحوم کے ساتھ اپنی پندرہ سالہ رفاقت کے واقعات کو تفصیل کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا عبداللہ سنگھی، مولانا محمد علی لاہوری، حمید نظامی (نوائے وقت)، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا کوثر نیازی، قاضی حبیب الرحمان منصور پوری اور دیگر حضرات کے سوانحی خاکے اردو زبان و ادب میں ندرت کا پہلو لیے ہوئے ہیں۔ ۶۳۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب عہد رفتہ کی یادگار دستاویز ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۷ء میں مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔

بزم ارجمندان:

سوانحی خاکوں کا یہ دوسرا مجموعہ ہے جو محترم بھی صاحب کے گوہر باقلم سے معرض وجود میں آیا۔ اس میں مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، حافظ عبداللہ روپڑی، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، رئیس احمد جعفری، مولانا محمد علی لکھوی، شاہ محمد جعفر پھلواری، مولانا محمد صدیق لائل پوری، مفتی جعفر حسین، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا عبداللہ گورداس پوری، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری اور ڈاکٹر اسرار احمد جیسی شخصیات کے خاکے شامل ہیں۔

اس کتاب کا سب سے طویل مضمون مولانا ابوالکلام

آزاد مرحوم پر ہے جو تقریباً ۱۲۵ صفحات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ دیگر عالی قدر حضرات کے سوانحی خاکے بھی نہایت نکمریم سے لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب معلوماتی، ادبی اور علمی خوبیوں سے مزین ہے اور گزشتہ دور میں ان عالی قدر بزرگوں کی طرف سے آزادی کے لیے کی گئی کوششوں کا پتا دیتی ہے اور ان کے ملی و علمی کارناموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اس کتاب کے صفحات کی تعداد ۶۲۹ ہے اور یہ کتاب مارچ ۱۹۹۹ء میں مکتبہ قدوسیہ لاہور کی طرف سے طبع ہوئی۔

کاروان سلف:

اس کتاب میں بیسویں صدی عیسوی کے ۲۰ فحول علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی حیطہ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ ان تاریخ ساز اور نام و ر علمائے کرام میں مولانا عبدالوہاب دہلوی، مولانا سید محمد شریف گھڑیالوی، مولانا عطاء اللہ شہید، مولانا نیک محمد، حکیم نور الدین لائل پوری، مولانا عبدالستار دہلوی، مولانا عبداللہ داؤد، مولانا سید محبت اللہ شاہ راشدی، مولانا عبداللہ لائل پوری، مولانا سید بدیع الدین راشدی، مولانا محمد رفیق خاں پسروری اور حافظ عبداللہ بہاول پوری کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ ”کاروان سلف“ کا ہر معزز رکن اپنی ذات میں ایک انجمن تھا۔ بلاشبہ یہ نیک طینت لوگ قول کے سچے عمل میں پختہ اور کردار کے مثالی تھے۔ انھوں نے ہندوستان کے صنم کدہ ظلمت میں توحید و سنت کی اشاعت کی۔ قرآن و حدیث کی دعوت و تبلیغ کے ذریعہ لوگوں میں اسلامی تعلیم کو پھیلایا اور احکام نبوت کی اہمیت اجاگر کر کے عمل بالجہد کو فروغ دیا۔ بھی صاحب نے داعیان حق کے ان تابندہ ستاروں کی کہکشاں سجا کر جماعت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ”کاروان سلف“ ہماری گزشتہ صد سالہ دعوتی، تبلیغی، تصنیفی، تدریسی اور دینی سرگرمیوں کا آئینہ پیش کرتی ہے۔ اس خوب صورت کتاب کو ہمارے فاضل دوست مولانا محمد سرور عاصم نے اپنے اشاعتی ادارے مکتبہ اسلامیہ (فیصل آباد) کی طرف سے ۱۹۹۹ء میں

کانجن ضلع فیصل آباد) کی طرف سے شائع کی گئی۔

میاں فضل حق اور ان کی خدمات:

یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے بھی خواہ اور محسن میاں فضل حق مرحوم (سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، صدر جامعہ سفیہ، فیصل آباد) کی خدمات جلیلہ کے اعتراف میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب میں میاں صاحب اور ان کے خاندانی حالات کو تفصیل سے ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور ساتھ ہی برصغیر پاک و ہند میں بیسویں صدی کی اہل حدیث کی تاریخ بھی بیان کر دی گئی ہے۔

برصغیر میں جماعت اہل حدیث کی تنظیمی و سیاسی تاریخ پر یہ کتاب دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ صفحات ۲۴۰، تاریخ طبع اگست ۱۹۹۷ء ہے۔

برصغیر میں اہل حدیث کی آمد:

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ برصغیر میں اہل حدیث کب آئے اور انھوں نے کس طرح کتاب و سنت کو فروغ دیا۔ کتاب بیس ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں تحقیق سے مستند مواد جمع کیا گیا ہے۔ مسلک اہل حدیث کو سمجھنے اور اس گروہ باصفا کے عقائد و نظریات اور دعویٰ و تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہی کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ اس کتاب میں برصغیر میں تشریف لانے والے صحابہ کرام، تابعین عظام اور مبلغین دین کا تعارف بھی کرایا گیا ہے اور مختلف فقہی مسالک کے متعلق بھی بہت سی معلومات دی گئی ہیں۔ اس موضوع پر یہ اولین کتاب ہے۔ ۳۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۲۰۰۳ء میں مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور کی طرف سے طبع ہوئی۔

صوفی محمد عبداللہ:

صوفی محمد عبداللہ ولی اللہ تھے۔ وہ اصلاً ضلع گوجرانوالہ کے شہر وزیر آباد سے تعلق رکھتے تھے۔ چھوٹی عمر میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی جماعت مجاہدین سے منسلک ہو گئے تھے۔ آزادی کی تحریک میں انھوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انگریزوں کے مظالم برداشت کیے۔ ۱۹۲۲ء کے لگ بھگ انھوں نے ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) کے نواح میں چک نمبر ۴۹۳ اوڈاں والا میں ایک دارالعلوم قائم کیا اور ۱۹۶۵ء میں جامعہ تعلیم الاسلام (ماموں کانجن) میں تعمیر کیا۔ دونوں مقامات کے مدارس میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت صوفی

صاحب ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء کو فوت ہوئے۔

اس کتاب میں محترم بھٹی صاحب نے حضرت صوفی صاحب کے حالات، خدمات اور آثار کو منوب صورتی سے اجاگر کیا ہے اور اس مرد حق آگاہ کی تحریر کی، تنظیمی اور دینی زندگی کے مختلف گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے۔ اس کتاب میں جماعت مجاہدین کی تاریخ، لائل پور کی تاریخ، حضرت صوفی صاحب کے معتقدین کا مفصل تذکرہ آ گیا ہے۔ کتاب کا ایک اہم باب صوفی صاحب کی قبولیت دعا کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اور آخر میں صوفی صاحب کے معمولات اور وارد و وظائف بھی لکھے گئے ہیں۔ کتاب دلچسپ اور تاریخی معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ مولانا حافظ احمد شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ کتاب کے صفحات کی تعداد ۴۴۶ ہے۔ فروری ۲۰۰۶ء میں یہ کتاب مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔

میاں عبدالعزیز مالواڑہ:

میاں صاحب مرحوم برصغیر کی عظیم شخصیت تھے۔ سیاست، وکالت اور دینی و مذہبی اعتبار سے ان کا بڑا نام تھا۔ انھوں نے سرزمین پاک و ہند میں ملک و ملت کے لیے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے میاں عبدالعزیز مالواڑہ مرحوم (بار ایٹ ۱) کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی ہے۔ نیز ان کے خاندانی حالات شگفتہ پیرائے میں تحریر کیے ہیں۔ یہ کتاب برصغیر میں آزادی کے لیے مسلمانوں کی صد سالہ جدوجہد کا ایک درخشاں باب ہے۔

اس میں ارائیں برادری کی تاریخ بیان ہوئی ہے اور مسلم لیگ کی تنظیم کا تذکرہ بھی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مالواڑہ مرحوم کے ۱۶ بڑے مقدمات کتاب میں درج کیے گئے ہیں۔ ان مقدمات میں مولانا ظفر علی خاں کا مقدمہ، غازی محمود و دھرم پال کا مقدمہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مقدمہ، غازی علم الدین شہید کا مقدمہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمے خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ مالواڑہ مرحوم کا سفرنامہ حج (۱۹۶۶ء) بھی شامل کتاب کیا گیا ہے جو بڑا دلچسپ ہے۔ غرض یہ کتاب بہت سے سیاسی پہلوؤں اور تاریخی واقعات پر محیط ہے۔ چھ سو صفحات کی یہ کتاب دسمبر ۲۰۰۶ء میں کتاب سرائے اردو بازار، لاہور نے شائع کی۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری:

قاضی صاحب مرحوم (سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ) اپنے علم و عمل، گفتار و کردار، عدل و انصاف، تقویٰ پر نیز نگاری، قرآن و سنت اور سیرت مصطفیٰ ﷺ سے حد درجے شغف کی لحاظ سے نہایت بلند رتبہ عالم تھے۔ ایک زمانہ ان کے فضل و کمال اور اوصاف حمیدہ کا معترف ہے۔ سیرت النبی پر ”رحمۃ للعالمین“ جیسی شان دار اور شہرہ آفاق کتاب انہی کی تصنیف ہے۔

محترم بھٹی صاحب نے اپنی اس تصنیف میں قاضی صاحب کی خدمات و قلموں اور اوصاف و کمالات نہایت صراحت سے بیان کیے ہیں اور ان کی مسلکی، ملی، علمی، دینی، تصنیفی اور تفسیری خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے جہاں قاضی صاحب اور ان کے خاندان کے عالی قدر افراد کی خدمات کا پتا چلتا ہے، وہاں یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ قاضی صاحب قانون دان، ماہر حدیث رسول، بلند پایہ مفسر قرآن اور مصنف و سیرت نگار کی حیثیت سے کس درجہ بلند مقام پر فائز تھے۔

یہ کتاب تاریخی و سوانحی ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ محترم بھٹی صاحب نے قاضی صاحب مرحوم کے حالات و واقعات نہایت محبت و خلوص اور عقیدت سے تحریر کیے ہیں۔ پانچ سو صفحات کی یہ کتاب فروری ۲۰۰۷ء میں مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے زیر طبع سے آراستہ ہوئی۔

مولانا ابوالکلام آزاد: ایک نابغہ روزگار شخصیت:

مولانا ابوالکلام آزاد کے نام اور کام سے ایک دنیا آگاہ ہے۔ ان سے متعلق بہت سے لوگوں نے لکھا اور خوب لکھا۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے بھی اپنی کتاب بزم ارجمند میں مولانا آزاد پر طویل مضمون حوالہ قرطاس کیا۔ اس مضمون میں جہاں مولانا آزاد سے اپنی بے پناہ محبت و عقیدت کا اظہار کیا وہیں ان کی زندگی کے مختلف گوشوں کو بھی اجاگر کیا۔ بلاشبہ یہ مضمون اپنے خوب صورت اسلوب کے باعث ”شخصی خاکہ نگاری“ میں انفرادیت کا حامل ہے۔ اس کی وقعت کے پیش نظر خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری (پٹنہ، ہندوستان) کی طرف سے ۲۰۰۱ء میں اسے خوب صورت کمپوزنگ، عمدہ کاغذ اور بہترین طباعت کے ساتھ کتابی سائز کے ۱۳۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ اب اس مضمون کو مولانا آزاد پر لکھی جانے والی کتب میں ایک

مستقل کتاب کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن:

اس کتاب میں پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علمائے اہل حدیث کی قرآنی خدمات پر تفصیلی معلومات دی گئی ہیں اور ان علمائے کرام نے قرآن مجید سے متعلق جس نوعیت کا کام کیا ہے اسے وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں لائق مصنف نے ۱۸۵ علمائے اہل حدیث اور دو عالمات کی قرآنی خدمات کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے اسلوب نگارش کو ایک نئی جہت دی ہے۔ ”خدام قرآن“ اپنی طرز کی منفرد کتاب ہے۔ کتاب کے صفحات سات سو ہیں۔ سن طباعت ۲۰۰۶ء، مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

ریاض الصالحین (اردو ترجمہ):

حدیث کی یہ کتاب امام ابو زکریا یحییٰ النوی کی تالیف ہے۔ اس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات، تقویٰ، اخلاص اور حقوق و معاملات پر مشتمل احادیث ہیں۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے اس کتاب کا عربی سے اردو میں سلیس ترجمہ کیا ہے اور بعض جگہ مفید حواشی لکھے ہیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں مشتاق بک کارزارد بازار لاہور نے شائع کیا۔

ابوبکر صدیق:

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات و واقعات پر مشتمل یہ کتاب معروف مصری مصنف محمد حسین ہیکل کی عربی تصنیف کا شگفتہ اور سلیس اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ پڑھ کر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ ترجمے میں عربی و اردو زبان کی نزاکتوں کو خوب ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ۶۲۰ صفحات کی یہ کتاب مئی ۱۹۹۸ء میں فیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع کی گئی۔

لشکرِ اسلام کی روائی:

ڈاکٹر فضل الہی صاحب رحمہ اللہ کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ دسمبر ۱۹۹۹ء میں یہ کتاب مکتبہ قدوسیہ کی طرف سے شائع ہوئی۔

لسان القرآن (جلد سوم):

مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم قرآن مجید سے بے پناہ شغف رکھتے تھے۔ ندوۃ العلماء (لکھنؤ) سے تفسیر قرآن میں مخلص تھے۔ بلند پایہ مفسر تھے۔ ”سراج البیان“

کے نام سے انھوں نے قرآن کی تفسیر لکھی۔ ۱۹۷۹ء میں انھوں نے لسان القرآن کے نام سے حروفِ جمعی کی ترتیب سے قرآن مجید کا توضیحی لغت لکھنا شروع کیا تھا۔ الف سے وال تک ان کے تحریر فرمودہ آٹھ حروف دو ضخیم جلدوں کا احاطہ کر گئے۔ ابھی یہ کام جاری تھا کہ مولانا چل بسے۔ ان کے بعد اس کام کو بھٹی صاحب نے آگے بڑھایا اور ذال، را اور ز، تین حروف لکھے اور ان کی توضیح کی۔ ۳۳۲ صفحات کی کتاب مکمل ہوگئی۔ یہ کتاب ۱۹۹۹ء میں مکتبہ علم و عرفان لاہور سے طبع ہوئی۔ بھٹی صاحب کو ہمت کر کے قرآن مجید سے متعلق یہ کام مکمل کر دینا چاہیے۔

چہرہ نبوت:

سیرت رسول ﷺ کے موضوع پر اپنی طرز کی اس منفرد کتاب میں قرآنی آیات کی روشنی میں نبی ﷺ کی نبوت و رسالت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۳۰ ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتدائی ۱۹ ابواب مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ باقی گیارہ ابواب بھٹی صاحب نے ندوی صاحب کے اسلوب میں لکھ کر اس کتاب کی تکمیل کی ہے۔ صفحات ۳۲۶، مکتبہ علم و عرفان اردو بازار لاہور کی طرف سے ۱۹۹۹ء میں طبع ہوئی۔

اسلام کی بیٹیاں:

یہ کتاب محترم بھٹی صاحب کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو انھوں نے پچاس سال پہلے ۱۹۶۵ء میں روزنامہ امروز کے لیے لکھے تھے۔ بھٹی صاحب کے چھوٹے بھائی سعید احمد بھٹی نے ان مضامین کو سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ وقت آنے پر ان مضامین کو نظر ثانی کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔ کتاب کے صفحات ۶۰۰۔ ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور، طبع جنوری ۲۰۰۱ء۔

ارمغان حدیث:

معاملات سے متعلق یہ کتاب نبی ﷺ کے ایک سو (۱۰۰) فرامین کا دل آویز مجموعہ ہے۔ اس کا ترجمہ اور توضیح ۲۷۲ صفحات پر محیط ہے۔ طارق اکیڈمی (فیصل آباد) کی طرف سے یہ کتاب اگست ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی۔

دبستان حدیث:

یہ کتاب برصغیر کے ان اہل حدیث علمائے کرام کے بارے میں ہے جنھوں نے حدیث یا شروح

حدیث یا فتاویٰ پر کام کیا یا تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اس میں برصغیر پاک و ہند کے ۶۰ علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث کا منفرد تذکرہ ہے۔ حضرت شیخ انکلی میاں نذیر حسین محدث دہلوی اور ان کے گیارہ تلامذہ کے حالات تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور دیگر ۴۸ علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث کو اجاگر کیا گیا ہے جن میں بعض موجودین بھی شامل ہیں۔ ۶۷۳ صفحات پر محیط یہ کتاب دسمبر ۲۰۰۸ء میں مکتبہ قدوسیہ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔

ہفت اہلیم:

یہ کتاب اپنے انداز کی منفرد کتاب ہے جو اپنے دامن میں ندرت کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ اس میں مولانا مودودی، علامہ احسان الہی ظہیر، حکیم عبداللہ روضی، غازی محمود دھرم پال، مولانا عبدالقادر رائے پوری، مولانا محمد اسحاق چیمہ اور مولانا محمد یحییٰ شرق پوری کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ سات عظیم المرتبت شخصیات کے حالات و واقعات پر مشتمل یہ کتاب پانچ صد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

قومی و ملی یکجہتی وقت کی اشد ضرورت

فیصل آباد..... استحکام پاکستان کے لیے ملی اتحاد اور قومی یکجہتی وقت کی اشد ضرورت ہے۔ فرقہ واریت اور لسانی تعصبات نے وطن عزیز کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ دفاع وطن کے لیے افواج پاکستان کی قربانیاں ناقابل فراموش اور افواج کی جراتیں قابل تحسین ہیں۔ قوم سپہ سالار جنرل راجیل شریف کے ساتھ ہے اور امید کرتی ہے کہ وہ قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور دہشتگردی کے خلاف ملک کے تمام حصوں میں جاری آپریشن پر کسی قسم کے دباؤ یا مصلحت کا شکار نہیں ہوں گے۔ اکابرین اہلحدیث نے قیام پاکستان اور تعمیر پاکستان میں لازوال کردار ادا کیا ہے اور آج بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان استحکام پاکستان کے لیے کمر بستہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے سرپرست مولانا محمد طیب معاذ، امیر مولانا حافظ عبدالرحمن آزاد، ناظم حافظ اکبر جاوید سینئر نائب امیر علامہ عبدالصمد معاذ، پروفیسر سعید احمد چٹوٹی، محمد اعجاز بیگ، محمد ارشد تارڑ، عبدالحیظ انور اور دیگر نے یوم آزادی کے موقع پر ایک اجلاس میں کیا۔

کاشمیری اور دیگر رہنماؤں کی تقاریر تھیں۔ اس جلسہ میں مصر کے کرنل ناصر بھی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے تھے۔

فیصل آباد کے بعض عمر رسیدہ بزرگ بتاتے ہیں کہ تحریک پاکستان عروج پر تھی، مجلس احرار کا دھوبی گھاٹ میں تنظیم الشان جلسہ کا پروگرام تھا جس میں دوسرے مقررین کے علاوہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی خطاب کرنے والے تھے۔

مجلس احرار بھی کانگریس کی ہمت اور قیام پاکستان کی مخالفت میں پیش پیش تھی۔ ہوا یہ کہ مسلم لیگی کارکنان نے کارپوریشن سے مل کر جلسہ سے ایک رات قبل گراؤنڈ کو پانی لگا دیا۔ اگلے روز ساری گراؤنڈ پانی سے بھری ہوئی تھی۔ احراریوں نے سڑک پر جلسہ تو کر لیا، ان دنوں اکہری سڑک تھی اور ٹنگت راستے تھے۔ مجموعی طور پر نظم و ضبط کے لحاظ سے جلسہ بے لطف سا رہا جس کا احراریوں کو بہت غصہ تھا۔ چند ہفتوں بعد مسلم لیگ کا جلسہ تھا۔ چنانچہ مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے رضا کاروں نے ایک ہفتہ پیشتر ہی گراؤنڈ کو سنہالیا لیا اور رات دن پہرہ دیتے رہے کہ کہیں گراؤنڈ گیلی نہ کر دی جائے۔ مگر احراری بھی بہت چالاک اور باہمت تھے انہوں نے دس بارہ پنجرے لیے اور غلہ منڈی کی گڑ شکر کی دکانوں میں انہیں رکھ دیا۔ چوبیسوں سے پنجرے بھر گئے سردی کا موسم تھا۔ سامعین چادریں اور کسبل اوڑھے جلسہ میں بیٹھے تھے۔ احراری کارکنان ایک ایک پنجرہ لیے، کبل کے نیچے چھپائے جلسہ گاہ کے کونوں اور درمیان میں بیٹھ گئے۔ جو بھی جلسہ سامعین سے بھر گیا اور تقریروں کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک طرف سے چوہے چھوڑ دیئے گئے۔ وہاں سے بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسٹیج سے کہا گیا کہ آپ لوگ چوبیسوں سے ڈرتے ہیں پاکستان کیا بناؤ گے۔ تھوڑی دیر بعد دوسرے کونے اور پھر درمیان سے سب پنجروں کے منہ کھول دیئے گئے۔ اب جلسہ گاہ میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک کارکن جو پنجرہ لیے اسٹیج پر بھی براجمان تھا اس نے پنجرہ کھول دیا، ایک چوہا کسمق مقرر کی شہوار میں داخل ہو گیا اور اس طرح اسٹیج بھی خالی ہو گیا۔ اس عجیب و غریب ترکیب سے جلسہ بری طرح ناکام ہو کر رہ گیا۔ حبیب جالب نے کہا تھا

لاہل پورا ک شہر ہے کہ جس میں دل میرا ہے آباد
غرضیکہ دونوں فریق ایک دوسرے کے جلے کو ناکام بناتے اور نئے نئے طریقے استعمال میں لاتے۔ کانگریسی ذہن کے علماء اس قدر رکے اور متشدد تھے کہ اپنے نظریے کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے آمادہ نہ ہوتے۔ ۱۹۷۹ء میں



مسلمان خود ہی مسلمانوں کا استحصال کریں گے۔ ان کی غنیمت بھی کم نہ ہوگی اور نہ ہی انہیں تعلیم و صحت کے مساوی مواقع میسر آئیں گے۔ وہ یہ بھی خطرہ محسوس کرتے تھے کہ پاکستان کہیں جنوبی ایشیا کا سب سے پس ماندہ ملک نہ بن جائے۔ تحریک پاکستان کے زمانے میں فریقین یعنی مسلم لیگی اور کانگریسی قائدین اپنے اپنے اجلاسوں اور تحریروں میں اپنا موقف زور دار طریقے سے واضح کر رہے تھے۔ جب علامہ اقبالؒ نے خطبہ الہ آباد ۱۹۳۰ء میں پاکستان کا تصور پیش کیا تو کچھ عرصہ بعد لاہور میں اسلامیہ کانگریس ریلوے روڈ کی گراؤنڈ میں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے کی ایک دوپہر کی نشست میں علامہ اقبالؒ نے پاکستان کے حصول کی غرض و غایت بیان کی تو رات کی نشست میں مولانا ابوالکلام آزاد پاکستان کے قیام کے خلاف خطابت کے جوہر دکھا رہے تھے۔

قیام پاکستان کے وقت سکھ اور ہندو مسلمانوں کی جن عورتوں کو قیدی بنا کر لے گئے تاریخ کی کتب میں ان کی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

اتنے میں ایک سنوڈنٹ نے مولانا آزاد کی خدمت میں رفقہ بھیجا کہ صبح کے اجلاس میں علامہ اقبالؒ نے پاکستان کے حق میں یہ یہ دلائل پیش کیے تھے۔ اس پر بردستہ مولانا آزاد نے جواب دیا ”کس اقبال کی بات کرتے ہو؟ وہ جو ایک شاعر ہے اور جن شعراء کے بارے میں قرآن یہ کہتا ہے: ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْفَأْوُونَ﴾ یہ واقعہ راقم الحروف کو مولانا حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری مرحوم نے سنایا تھا۔ انجمن حمایت اسلام کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کی اس دور میں بڑی اہمیت رہتی تھی جو بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوتا اور ملک کے جلیل القدر علماء و زعماء اس میں خطاب کرتے تھے۔ پاکستان بننے کے برسوں بعد تک جلسہ کے انعقاد کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ کوئی ۱۹۶۳ء کی بات ہو گی کہ ان سطور کے راقم نے بھی اس جلسہ میں چند اکابرین کی تقاریر سنی تھیں جن میں مولانا احمد علی لاہوریؒ آغا شورش

جب بھی اگست کا مہینہ آتا ہے خاص طور پر ۱۳ اگست یوم آزادی کے روز تو بہت سی بھولی بھولی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ بڑی عمر میں بس ایک ہی لطف ہے کہ ذہن کو جس نئے پرانے کوپے میں جی جہاں چاہے لے جائیے اور اگر دماغ حاضر ہے تو کتنے ہی منظر سامنے صف باندھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کچھ خوشگوار اور کچھ تکلیف دہ وہ روزانہ جلوہوں کا ٹکنا، وہ مجمع کا نعرے لگانا ”لے کے رہیں گے پاکستان..... بن کے رہے گا پاکستان“..... ”پاکستان کا مطلب کیا..... لا الہ الا اللہ“ پھر ۱۳ اگست کی شب بارہ بجے پاکستان قائم ہونے کا اعلان ہوتے ہی پنجاب، دہلی، بہار، کلکتہ اور بمبئی میں ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان مرد و خواتین اور معصوم بچوں کا قتل عام کیا گیا۔ سکھ اور ہندو مسلمانوں کی جن عورتوں کو قیدی بنا کر لے گئے تاریخ کی کتب میں ان کی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

یہ تمام قربانیاں اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے تھیں جو علامہ اقبال اور قائد اعظم نے نوزائیدہ مملکت میں ”پاکستان کا مطلب کیا..... لا الہ الا اللہ“

کے نعرہ کی تعبیر قرار دیا تھا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد لاہور میں کہا گیا تھا کہ پاکستان کو ایک خالص اسلامی ریاست بنایا جائے گا جہاں شریعت کے قوانین کا نفاذ ہو گا۔ علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا معین الدین لکھوی ایسے ہمارے اسلاف نے اسی عظیم نصب العین کی خاطر روز اول سے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔

قیام پاکستان کے مخالفین کانگریسی زعماء کا یہ موقف تھا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے مسلمانوں کے بنیادی مسائل حل نہیں ہوں گے اور نہ ہی فرقہ وارانہ مصائب کا یہ حل ہے بلکہ عین ممکن ہے کہ فرقہ واریت میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے اور تلخیاں بہت بڑھ جائیں۔ مسلمانوں میں دینی و اخلاقی اور اقتصادی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی بلکہ بااثر

طب و صحت

الرجی

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

جن چیزوں کو جدید تحقیقات سے موسوم کیا جاتا ہے ان میں ایک الرجی (ALLERGY) ہے۔ الرجی ایک ایلوپیتھی اصطلاح ہے جس کا اردو ترجمہ زودوسی کیا جاسکتا ہے۔ الرجی کسی فرد کو کسی خاص چیز سے حساسیت ہے یعنی بعض لوگوں کو بعض چیزیں ناموافق ہوتی ہیں اور ان کے استعمال سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ حالانکہ دیگر افراد کے لیے وہ کسی نقصان کا باعث نہیں ہوتیں اور ان چیزوں میں بھی کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ یہی چیزیں دوسرے افراد کے لیے مفید ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر انڈا جو غذائیت سے بھرپور اور اکثر لوگوں کے لیے مفید ہے مگر بعض لوگوں کو انڈا کھانے سے دمہ کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تپ کا ہی جو زرگل سے حساسیت کے سبب ہو جاتا ہے اس کی مثال ہے۔ مزید ایگزیمیا، جسم پر دھبہ، نزلہ، زکام، چھینک، سوجن و دیگر بہت سی شکایات الرجی کا نتیجہ ہو سکتی ہیں۔ الرجی جسم کے کسی بھی حصے پر اثر انداز ہو سکتی ہے، مثال کے طور پر ایک صاحب کو ایرکنڈیشنر سے الرجی ہے، وہ باہر صحت مند رہتے ہیں مگر دفتر پہنچتے ہی ایرکنڈیشنر کا ماحول ان کو نزلہ زکام میں گھیر لیتا ہے اور ناک سے پانی بہتا ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ جو سڑک پر آنے سے گردوغبار کے باعث چھینکوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ناک سے پانی آنے لگتا ہے۔ الرجی کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ ہم اکثر اوقات بعض ناپسندیدہ باتیں سننے پر ہنسنے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے جسم میں اشتعال پیدا ہوتا ہے لیکن ہم اس ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہیں کر سکتے۔ اس سے جسم میں گھٹن اور انتقامی جذبہ ابھرتا ہے اور ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اس سے جسم میں ہسٹامین (Histamine) نامی کیمیائی مادہ پیدا ہوتا ہے جو الرجی میں شدت کا باعث بنتا ہے اور آہستہ آہستہ ایسے لوگ اس قدر زود جس ہو جاتے ہیں کہ معمولی سے معمولی بات الرجی کا باعث بن جاتی ہے۔ الرجی کو غلاف مزاج کے لفظ سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے

جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شے میرے موافق نہیں، یہی ناموافق الرجی ہے۔ الرجی کی اصطلاح نے وباء کی صورت اختیار کر لی ہے اور اس کا موقع بہ موقع استعمال ماڈرن ہونے کا مظہر بن گیا ہے، کسی قسم کی تکلیف ہوئی فوراً کہہ دیا الرجی ہے، مگر یہ حقیقت ہے کہ الرجی الرجن یعنی حساسیت پیدا کرنے والی اشیاء کا رد عمل ہوتی ہے۔ الرجن ایسی اشیاء کو کہا جاتا ہے جن سے کوئی شخص حساس ہوتا ہے۔ عام الرجن میں مختلف اشیاء زرگل، حشراب الارض یعنی کیڑے مکوڑوں کا کاٹنا یا جلد پر ملا جانا، ان کے بال، بعض اشیاء کا استعمال یا ان کی خوشبو، گردوغبار کی دھول، کیمیائی اجزاء، بعض دھاتیں اور بعض غذائیں جن میں انڈا، مچھلی، گوہی، پالک اور آلو شامل ہیں۔ سب سے زیادہ عام الرجن مکانات کی گرد جو چادروں، پردوں، قالینوں میں ہوتی ہے اس سے حساس فرد کو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی، فضائل آلودگی بھی عام الرجن ہے۔ کچھ لوگوں کو گرمی اور ٹھنڈک سے الرجی ہوتی ہے۔ جب ان کا ہاتھ ٹھنڈے یا گرم پانی میں جاتا ہے تو سوج جاتا ہے۔ الرجی ایک یا ایک سے زیادہ اشیاء سے بھی ہو سکتی ہے۔

بعض لوگ مختلف رنگوں سے الرجک ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر برطانیہ کی ملکہ الزبتھ سرخ رنگ سے الرجک تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس تقریب میں انہیں جانا ہو وہاں اس بات کا خیال رکھا جاتا تھا کہ کوئی چیز سرخ نہ ہو یہاں تک کہ گلاب کی سرخ پتیوں تک چھاور نہ کی جائیں۔ 1960ء میں جب وہ پاکستان کے دورے پر آئیں تو جن راستوں سے ان کو گزرنا تھا ان راستوں سے سرخ عمارتوں کا رنگ تبدیل کر دیا گیا اور عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ گلاب کی پتیوں نہ چھاور کریں۔

الرجی سے ہمارا واسطہ مختلف ذرائع مثلاً غذا، سانس اور جلد کے ذریعے ہوتا ہے۔ الرجی کی علامات عام طور پر ان حصوں پر ظاہر ہوتی ہیں جو مرض سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں مثلاً زرگل کا زیادہ اثر ناک، آنکھ اور سانس کی نالی پر ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء سے الرجی کی صورت میں ہونٹ سوج جاتے ہیں، معدہ خراب ہوتا ہے اور جسم پر دھبہ بن جاتے ہیں۔ دھاتی اشیاء سے الرجی کی صورت میں جلد متاثر ہوتی ہے اور چکنے پڑ جاتے ہیں۔ اگر غذا میں الرجن شامل ہو جائے تو

دمہ یا ایگزیمیا وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ الرجی کی ایک صورت دھاتی زیورات ہیں، ایسی صورت میں جلد پر چھالے پڑ جاتے ہیں اور خارش ہوتی ہے۔ آنکھوں میں الرجی کی صورت میں آنکھوں کے سفیدے میں خارش اور جلن ہوتی ہے اور پانی بہتا ہے۔ الرجی کے مریض بچوں سے لے کر بوڑھوں تک سبھی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اسے نازک مزاجی کہہ کر ٹال دیتے ہیں مگر یہ ایک مرض ہے جو شاعری کی طرح انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ الرجی کا شکار لوگوں کو الرجک کہتے ہیں۔

اسباب

اس کا جواب ہنوز نہیں مل سکا کہ بعض لوگوں کو بعض اشیاء سے الرجی کیوں ہوتی ہے تاہم اس حوالے سے جسم کا دفاعی نظام خاص کردار ادا کرتا ہے۔ یہ دفاعی نظام ضد اجسام (Anti Body) پیدا کرتا ہے اور بیرونی اجزاء سے مقابلہ کرتا ہے، اس کے علاوہ مختلف افراد میں وجوہ مختلف ہوتی ہیں۔

علاج

(Anti Allergy) (انٹی الرجی) ادویہ وقتی سکون دیتی ہیں، یہ علاج نہیں بلکہ مرض سے سکون کی تدابیر ہیں۔ اصل حل یہ ہے کہ الرجن حساسیہ سے بچا جائے اگر الرجی ہو جائے تو غذا کا تجزیہ کیا جائے، غذا میں حساسیت کے لیے معروف اشیاء ایک ایک کر کے ترک کر دیں، اس طرح اندازہ ہو جائے گا کہ کس چیز سے الرجی ہے۔

الرجی کا مرض آئے روز بڑھ رہا ہے اور اس کی بڑی وجہ نقص تغذیہ، فضائی آلودگی، ذہنی دباؤ کے باعث جسم کے مدافعتی نظام کا کمزور ہونا ہے۔ جسم کے مدافعتی نظام یعنی قوت حیات (Vital Forcer) کو مضبوط کیا جائے اور صحیح تدابیر اسی وقت ممکن ہیں جب الرجک کی الرجن کا صحیح اندازہ ہو جائے۔ نیز اس امر کی کوشش کی جائے کہ جسم کے ان اعضاء معدہ و جگر کی اصلاح کا اہتمام کیا جائے جو کسی چیز کو صحیح قبول نہیں کرتے اور الرجی ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان اشیاء میں کوئی نقص نہیں ہوتا بلکہ جسم میں ایسا کوئی نقص ہوتا ہے جس سے الرجی ہوتی ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی

مطب ہمدرد سکیم موز علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی شیخوپورہ آمد

جمعۃ المبارک اور 14 اگست یوم آزادی کا موقع تھا، سرکیں تپی ہوئی، دھوپ لو پھینک رہی تھی اور غضب کی گرمی تھی۔ جس اور گھٹن دم بچت کر رہی تھی۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد بتی چوک شیخوپورہ میں ایک مختصر مگر خوبصورت اسٹیج آنا فانا بڑی تیزی سے طریقہ سلیقہ کے ساتھ سجایا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام موجود تھا۔ مرکزی جامع مسجد ربانی اہل حدیث (مناظر اسلام حافظ محمد عبداللہ صاحب شیخوپوری والی) کے نمازی جمعہ سے فارغ ہو کر حافظ عبدالباسط امیر ضلع کی قیادت میں سٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ارد گرد اور چو طرف سے بھی فرزندان توحید آن ملے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک جم غفیر بن گیا۔ جس کی کامیابی کے لیے حافظ محمد بابر سانی سینئر نائب صدر AYF شیخوپورہ، میاں زید الحسن (حاجی سپر سٹور والے) نائب صدر AYF شیخوپورہ، ملک طاہر الحسن صدر ASF شیخوپورہ، وسم عباس جنرل سیکرٹری ASF شیخوپورہ، حافظ توحید الرحمن فیصل صدر AYF شیخوپورہ اور دیگر ذمہ دار کوشاں رہے۔ جبکہ پروگرام کی صدارت شہر کی معروف شخصیت چوہدری محمد منشا (گوپے را) سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت حافظ محمد نعیم ربانی نے حاصل کی۔ مقررین میں میاں محمد راشد رکن مجلس عاملہ المرکزہ میاں محمد اعجاز صدر پاکستان مسلم لیگ ن شیخوپورہ اور حافظ محمد تقسیم ڈپٹی سیکرٹری AYF پاکستان کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں وطن عزیز کی محبت، استحکام اور وفا پر زور دیا اور اپنی خدمات پیش کرنے کا اظہار کیا۔ شدید گرمی عروج پر تھی، لوگ پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔ لہذا پروگرام کو مختصر کرتے ہوئے ناظم تبلیغ حافظ عبدالباسط شیخوپوری کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ حافظ صاحب نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر اسلام کے نفاذ کے لیے بنایا گیا تھا مگر آج کچھ نام نہاد دانشور یہ تاثر دینے میں مصروف ہیں کہ ایسا نہ ہے۔ انہوں نے

کہا کہ ہم ایسی فکر شرارت کو یکسر مسترد کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اس وقت بھی یہی نعرہ تھا پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ اور آج بھی نعرہ یہی ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔

آخر میں مہمان خصوصی سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نعروں کی گونج میں خطاب کے لیے مائیک پر تشریف لائے۔ لوگوں کا جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ پاکستان زندہ باد..... پاکستان پائندہ باد..... پاکستان کا مطلب کیا..... لا الہ الا اللہ..... اہل حدیث کی آواز..... کتاب و سنت کا نفاذ..... لائیں گے لائیں گے..... نظام اسلام لائیں گے..... ہم ہیں مسلمان! مضبوط کریں گے پاکستان..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان زندہ باد..... اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان زندہ باد..... اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن زندہ باد کے فلک شکاف نعرے ہر طرف بلند ہو رہے تھے کہ مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنی گفتگو کا آغاز گرجدار آواز میں اس شعر سے کیا۔

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل

خیرات میں جہ و دستار نہیں ملے

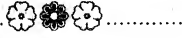
ہر طرف یکدم خاموشی چھا گئی اور عوام ہمہ تن گوش بننے لگے۔ انہوں نے کہا کہ جناب حافظ عبدالباسط صاحب کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے ثابت کروں گا کہ ان کا موقف ناقابل شک ہے۔ آئیے! میں آپ کو امیر محترم کے شہر سیالکوٹ رام تھلائی کے میدان میں لیے چلتا ہوں جہاں ایک ہندو لڑکے نے دوران خطاب جناب اصغر سوداگی سے سوال کیا تھا کہ پاکستان بن جائے تو اس کا مطلب کیا ہوگا؟ انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ ہوگا۔ یعنی پاکستان کے معرض وجود میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پاک سرزمین پر قرآن و سنت اللہ کا قانون نافذ ہوگا۔ مولانا بٹ صاحب نے کہا کہ ۱۹۴۷ء کی بات ہے حیدر آباد دکن میں بانی پاکستان نے ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا

کہ ہم قرآن مجید کو اپنا آخری رہبر مانتے ہیں، اُرجح معنوں میں اسے اپنائیں تو ایک کیا بہت ساری قومیں بھی مل کر ہمیں نہیں دبا سکتیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ تیسری بات بھی دلوں پر لکھ لو۔ عید کا دن تھا، بانی پاکستان محمد علی جناح نے اس موقع پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے ”پیغام عید“ دیا کہ قرآن حکیم مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے۔ مذہبی، سیاسی، کاروباری، عدالتی، فوجی، تعزیری اور قانونی ضابطہ حیات، مذہبی تقریبات سے لے کر روزمرہ حیات کے معاملات تک، ایک فرد کے حقوق سے روح کی نجات تک، اخلاق سے لے کر جرم تک اس دنیا میں جزا و سزا سے لے کر آخرت کی جزا و سزا تک رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں اسی پر پابند ہونا چاہیے۔ حضرات! بانی پاکستان کے اس اعلان کے بعد بھی اگر کوئی نا سمجھ پاکستان کا مطلب نہ سمجھے تو میں اسے کیا سمجھوں؟

آخر میں مولانا محمد نعیم بٹ نے ایک فارمولہ کا اعلان کیا کہ قیام پاکستان کا مقصد ہی استحکام پاکستان کا سبب ہے۔ آئیے! ہمارے ساتھ چلیے اور نفاذ اسلام کے لیے جہد مسلسل کو اپنائیے۔ پاکستان زندہ باد.....

دین اسلام زندہ باد۔

دعا خیر حافظ عبدالباسط صاحب نے کردوائی اور پرتکلف دیسی دعوت کا اہتمام امام ”السدیس“ ہوٹل میں حاجی تنویر احمد صاحب نے کیا۔



قیام پاکستان مقاصد کا حصول نفاذ اسلام ہے

بدوملشی..... وطن عزیز میں فاشی ولادینی کا سیلاب اسلام سے دوری کا نتیجہ ہے۔ قیام پاکستان کے مقاصد کا حصول نفاذ اسلام ہی سے ممکن ہے۔ ان خیالات کا اظہار ناظم پنجاب میاں محمود عباس نے نائب امیر تحصیل نارووال نذیر احمد اسد آف بدوملشی کے ساتھ ایک ملاقات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ بنانا ہے تو اس میں کتاب و سنت پر مبنی شریعت کا نفاذ کرنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحیح اسلامی معاشرے کا قیام حکم رانوں کی ذمہ داری ہے تاہم عوام کو بھی اس میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر ہر آدمی اپنی ذات کے اوپر اسلامی نظام کا نفاذ کر لے تو معاشرہ خود بخود اسلامی سانچے میں ڈھل سکتا ہے۔

احباب توجہ فرمائیں

✽ صاحبزادہ قاری محمد زبیر قاسمی حافظ آباد (خطیب فیصل آباد) پچھلے دنوں ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ عیالات کے باعث اگست اور ستمبر کے طے شدہ پروگراموں میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ جن احباب نے ان سے وقت لیا ہوا ہے وہ ان پروگراموں کو ملتوی سمجھیں۔ قاسمی صاحب نے جماعتی احباب سے دعا صحت کی اپیل کی ہے۔ قاری صاحب کا رابطہ نمبر 0322-6500261 دعا گو: نذیر احمد سندھو۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

✽ تحصیل گوجرہ کے ناظم میاں محمد افضل کی خوشدامن (ساس) انتقال کر گئیں۔ جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 369 جبب میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مقامی جماعتی ذمہ داران نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ منجانب: محمد سر فر از حسن ناظم نشر و اشاعت

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

اخبار الجماعۃ

دورہ تخصص

✽ جامعہ امام بخاری اہل حدیث مقام حیات سرگودھا میں تشنگانِ علم حدیث کے لیے دورہ تخصص کا اجراء کیا جا رہا ہے جس کا دورانیہ 10 شوال 1436 سے 15 شعبان 1437 تک ہوگا۔ دورہ ہذا کے لیے علم حدیث کے ماہر مدرسین ماہر علم رجال مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری اور محقق العصر حافظ ابوبکی نور پوری کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ خواہش مند طلبہ جلد رابطہ فرمائیں۔

منجانب: ادارہ جامعہ ہذا 0300-8558957

دورہ تربیتی کورس

✽ مورخہ 8، 9 اگست کو جامعہ عمر بن الخطاب اہل حدیث منڈی جھیراں ضلع شیخوپورہ میں دورہ تربیتی کورس منعقد کیا گیا جس کی صدارت (حافظ) محمد ایوب خالد رئیس الجامعہ نے کی جبکہ مہمان سیٹھ محمد یعقوب طاہر تھے۔ یہ ورکشاپ حافظ وناظرہ کے اساتذہ ائمہ مساجد اور قراء کرام کے لیے تھی۔ استاذ القراء قاری عبدالقیوم نے قرآن کریم کی تدریس و تعلیم اور اساتذہ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے بہت مفید لیکچرز دیے۔ اس دوران رئیس الجامعہ حافظ محمد ایوب خالد نے بھی شعبہ حفظ وناظرہ کے اساتذہ کی تربیت کی اہمیت و ضرورت پر مفصل خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب قاری عبدالقیوم نے ”حقوق قرآن“ کے موضوع پر درس قرآن ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ اس تربیتی ورکشاپ میں جھیراں اور قرب وجوار کے ائمہ اور مدرسین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ منجانب: (حافظ) عبدالرحمن نائب رئیس جامعہ ہذا

HOAP کے سالانہ الیکشن

✽ فیصل آباد..... حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے مرکزی چیئرمین حاجی مقبول احمد نے کہا ہے کہ پرائیویٹ حج سکیم کے عازمین کی تربیت کا سلسلہ جاری ہے اور سعودی عرب میں انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ وہ ہوپ (HOAP) کے سالانہ الیکشن برائے سال 2015-16 کے سلسلہ میں ملتان اور جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع کے دورہ کے بعد فیصل آباد میں حج آرگنائزرز سے خطاب کر رہے تھے۔ سابق چیئرمین فیڈریشن سلمان طاہر نے کہا کہ سعودی حکومت کی طرف سے نافذ ای حج (e-hajj) سسٹم کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل حل کر لیے گئے ہیں۔ سعودی حکومت کی طرف سے متعاف کرائے گئے اس نظام کا مقصد عازمین حج کو پہلے سے بہتر سہولیات فراہم کرنا اور ادائیگی حج سے متعلق تمام دستاویزی امور کو تیز ترین اور غلطیوں سے مبرا کرنا ہے جس کی مدد سے عازمین کے حقوق کے تحفظ میں معاونت ملے گی۔ یاد رہے کہ DGTO کے روز کے تحت حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے الیکشن 12 اگست کو اسلام آباد چاروں صوبوں اور فانا میں ہوں گے جس کے لیے الیکشن مہم جاری ہے۔ (حافظ شفیق کاشف)

ضرورت برائے امام و خطیب

✽ جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث ننگہ کلاں تحصیل ضلع جہلم کے لیے امام و خطیب کی ضرورت ہے۔ فیملی رہائش کے ساتھ معقول وظیفہ دیا جائے گا۔ خواہش مند حضرات جلد رابطہ فرمائیں۔ جہلم و گردنواح سے تعلق رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: عبدالغفور محمدی 0305-5766130

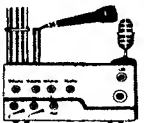
مسجد سے تعاون فرمائیں

✽ مسجد اہل حدیث لہرنی ماموند باجوڑ ایجنسی میں نماز پلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد تنگئی داماں کی شکایت کر رہی ہے۔ اب توسیع کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا برآمدے کی تعمیر میں حصہ ڈال کر عند اللہ ما جوڑ ہوں۔

شا کر اللہ باجوڑی صدر AYF باجوڑ

0302-5529188

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

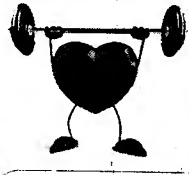
الفتح ایملپی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایملپی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایملپی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ ملکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا نیس چوک نزد ڈسٹری کالج گوجرانوالہ

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب اورک	درق نقرہ	نارغون
آب بھئی	آب لین	شہد خالص	بہن سفید	مومندی
زعفران	مردارید	درق طلاء	نشینہ	پارنچوہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	نغم کاہو	درق شترنی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوبہر جان	مغز پوز
کل ونجی	لاچی خورد	کبر باشی	بہن سرخ	

فیصل سٹار بلائیو ڈی گراؤنڈ سٹاپ کالونی فیصل آباد

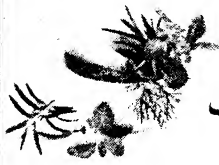
مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

2133 ادا کا کسیر مرکب



☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

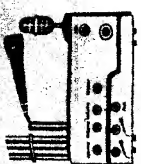
زعفران	جانفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوبہر آبن
مصطلی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سکھاڑا	کشت چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الاچی خورد	چٹ کا کج	شکوفہ اذخر
درق طلاء	لوگ	مانیں	الاچی کلاں	نغم شمشیر	33 اجزاء
درق نقرہ	گوگرد کیکر	بزمونکے	ترنجبین	مالچر	
مغز جانفوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہن سفید	گوگرد کیرہ	

پاکستان

بھرمیں
فری

ہوم ڈیلیوری
0314-3085577

الکرمل و ڈسپیک رائیڈ ایمپلی فائر



نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائیٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک ٹائیں گوجرانوالہ

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

عرصہ 47 سال سے مجبوروں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن



مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (ریفرز)

مسابد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹڈ
U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
پونٹ، مائیک، ہارنیٹ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک ٹائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مساجد و مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پود پرائیٹز ایم اکرامل مغل (لاہور ٹیک)

پراسٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈ سائڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
ہارنیٹ، مائیک، ہارنیٹ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد روڈ چوک ٹائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

جامعہ عمر بن الخطاب اہلحدیث

جھڑیان

اسلام گریڈز اینڈ میٹر سی سکول

میں داخلہ کیلئے ہم کو کتب و خطب کے شیڈول کے مطابق کتابیات پر
انگلش زبان میں اور قرآنی تعلیم پر خصوصی توجہ دیا جاتا ہے

کلیئہ عائشہ صدیقہ للبنات

میں داخلہ کیلئے مل پاس ہونا ضروری ہے کٹیڈ القرآن میں
داخلہ کیلئے پرائمری پاس ہونا ضروری ہے

ناظرۃ القرآن
تحفیظ القرآن

ترجمۃ القرآن
الدراسات الاسلامیہ

الدراسات العصریہ
فنی تعلیم
بچے طالبات
کامیابی سائنس

کلیئہ عائشہ صدیقہ للبنات

کلیئہ القرآن
اسلام گریڈز اینڈ میٹر سی سکول



داخلہ جاری ہے

حافظ محمد ایوب خالد

ایم اے ایم ایل پاس کیا

ریس

جامعہ عمر بن الخطاب اہلحدیث
بجیران منہ شیخہ راء
CA-463NBP

اعلان داخلہ 2015

داخلہ کیلئے انفرادی انٹرویو
11 تا 15 اگست

طالبات کیلئے مثالی پروگرام 2 سالہ

میٹرک، ایف اے، یابی اے پاس

محفوظ ماحول میں
اعلیٰ دینی تعلیم اور
عمدہ پیشہ وارانہ صلاحیت

ایف اے / بی اے
ایم اے

اسلامی علوم پر عبور
عربی و انگلش میں مہارت
اور کمپیوٹر ٹریننگ کے ساتھ

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے

- انتہائی مناسب فیسیں
- یتیم / مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ
- پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
- بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات
- پردہ دار وسیع محفوظ ہاسٹل
- پنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ
- آغاز کلاسز 17 اگست

کوشی نمبر 15 - مین نیلم روڈ، جی ٹاؤن تھری، اسلام آباد

051-2250535 03215152880 فون

معهد اللغة العربیة
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

رابطہ کیجئے

ادارے
کی دیگر مطبوعات

مجموعہ سائل عقیدہ

تألیف: شیخ رفیع
نویسندہ محمد بن حسن خان
ماہنامہ اہل سنت سلیم
ماہنامہ اہل سنت

مجموعہ علوم قرآن

تألیف: شیخ رفیع
نویسندہ محمد بن حسن خان
ماہنامہ اہل سنت سلیم
ماہنامہ اہل سنت

سلسلہ فتاویٰ علمائے اہل حدیث 1

مجموعہ مقالات فتاویٰ

تألیف: علامہ شمس الدین عظیم آبادی
نویسندہ محمد بن حسن خان
ماہنامہ اہل سنت سلیم
ماہنامہ اہل سنت

تذکرہ محدث العصر

تألیف: علامہ محمد عبدالرحمن مبارکپوری
عبدالرشید عراقی

برصغیر میں

اہل بیت کی اولیات

تألیف: مولانا محمد اسحاق بھٹی

سلسلہ فتاویٰ علمائے اہل حدیث 3

مجموعہ فتاویٰ

تألیف: علامہ محمد عبدالرحمن مبارکپوری
نویسندہ محمد بن حسن خان
ماہنامہ اہل سنت سلیم
ماہنامہ اہل سنتادارے
کی نئی مطبوعات

سلسلہ فتاویٰ علمائے اہل حدیث 2

مجموعہ فتاویٰ

استاذ الاساتذہ حافظ محمد عبداللہ محدث غازی پوری
(1260-1337ھ)
محققین: حافظ شمس الدین محمد فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلد (صفحہ: 760) قیمت: Rs:1150

جاوید احمد غامدی کے تصور حدیث و سنت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

فتنہ غامدیت

تألیف: فضیلۃ اللہ حافظ صلاح الدین یوسف

مجلد (صفحہ: 368) قیمت: Rs:450

عقائد و عبادات کے متعلق گیارہ نایاب رسائل کا مجموعہ

مجموعہ رسائل

استاذ الاساتذہ حافظ محمد عبداللہ محدث غازی پوری
(1260-1337ھ)
محققین: حافظ شمس الدین محمد فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلد (صفحہ: 708) قیمت: Rs:1150

مجموعہ رسائل

استاذ المناظرین
مولانا احمد دین گھڑوی
(1900-1963)
محققین: حافظ عبداللہ سلیم

مجلد (صفحہ: 696) قیمت: Rs:1100

تاریخ و تعارف

دارالحدیث رحمانیہ دہلی

تألیف: فضیلۃ اللہ حافظ صلاح الدین یوسف
نویسندہ محمد بن حسن خان
ماہنامہ اہل سنت سلیم
ماہنامہ اہل سنت

مجلد (صفحہ: 352) قیمت: Rs:450

اضافہ شدہ
جدید ادیشناستاذ المناظرین
مولانا احمد دین گھڑوی

تألیف: مولانا محمد اسحاق بھٹی

مجلد (صفحہ: 360) قیمت: Rs:450

ناشر

ملنے کا پتا

گل روڈ، گلی نمبر 5 حمید کالونی گوجرانوالہ
055-3823990 / 0321-6466422دارالحدیث رحمانیہ
لکھنؤ0321-4163595 کتاب سرائے اردو بازار لاہور
0321-4460487 0300-8661763 0321-4460487
0323-3347611 0423-7361505 021-2629724
0322-4074195 055-4441613 0321-7475072



جامعۃ تنویر القرآن

ماہ ذوالقعدہ
میں داخلہ جاری رہے گا

اعلان داخلہ

بانی: مولانا محمد امین حلیم رحمہ اللہ
مدیر: حافظ شفیق الرحمن بن مولانا محمد امین حلیم

ذہین اور پوزیشن ہولڈر بچوں کے والدین کے لئے عظیم خوشخبری

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

آپ یقیناً چاہیں گے کہ آپ کا نونہال اسلامی ریسرچ سکالر، راسخ العقیدہ اور داعی الی اللہ ہو۔
صاحب کتاب اور صاحب قلم ہو۔ اردو، عربی، انگلش زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا جانتا ہو تو
جامعۃ تنویر القرآن سے بہتر کوئی انتخاب نہیں

خصوصیات
• ثانویہ عامہ سے ثانویہ خاصہ تک کا اسز جاری • علوم اسلامیہ و عصریہ میں ماہر محقق اور تجربہ کار اساتذہ • 24 گھنٹے کا مرتب نام نہم ٹیبل اور طلبہ کی
بہم وقت تعلیمی و تربیتی رہنمائی • شاندار اور جامع لائبریری • عربی انگلش لینگویج لیب • تعلیمی و تحریری اور تقریری مقابلوں کا اہتمام •
ریسرچ سکالرز اور ماہرین تعلیم سے استفادے کے لیے تربیتی پروگراموں کا انعقاد • جسمانی فٹنس کے لیے ورزش اور کھیلوں کا انعقاد •
مطالعاتی و تقریبی ٹورز • ماہانہ ٹیسٹ اور پروگریس رپورٹ سے آگاہی • حکومتی نظام تعلیم کے مطابق داخلہ اور تعلیمی دورانیہ •
آخری کلاس سے فارغ التحصیل طلبہ کا میرٹ پر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ • پوزیشن ہولڈر طلبہ کے لیے خصوصی انعامات اور تعلیمی وظائف •
شاندار تین منزلہ ہاسٹل • پرسکون، خوبصورت کشادہ ماحول • تین وقت کا معیاری کھانا
سہولیات
دھوبی حجام اور علاج معالجہ فری • صاف شفاف پانی کے لیے جدید فلٹریشن پلانٹ۔

شرائط
امیدوار مڈل پاس ہو اور حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی • داخلہ انٹری ٹیسٹ تحریری و زبانی انٹرویو کے ذریعے ہوگا۔
اسناد و سرٹیفکیٹ اور ب فارم / شناختی کارڈ اور والد / سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی اور 2 عدد تصاویر ہمراہ لائیں۔

رابطہ: حافظ عبدالحفیظ مدنی 0302-4580611 قاری مرمل محمدی 0321-4123170

قاری عطاء الرحمن ناصر 0331-4109616

جامعۃ تنویر القرآن حبیب پارک نزد ملتان چوکنی ملتان روڈ لاہور



A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر (زعفرانی)

لیجئے
جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور ٹھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں ہستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر یا بعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ



Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

بہارِ نبویؐ
قاریانِ احادیث
کا دلچسپ و مفید
ماہنامہ

بہارِ نبویؐ
قاریانِ احادیث
کا دلچسپ و مفید
ماہنامہ

بہارِ نبویؐ
قاریانِ احادیث
کا دلچسپ و مفید
ماہنامہ

جامعہ کا ایک اور اعزاز
الحاجہ القاسمہ شاریہ خانم

حکومت شاریہ خانم
افاضہ التحصیل
سالانہ پانچ طلباء
الحاجہ القاسمہ شاریہ خانم
کلیۃ الشریعہ والقانون
طلباء کے دستِ حق کے کاغذات جمع کرانے کے ہیں

جامعہ کا پہلا نماز
مدیر نیورسٹی میں ششہ
10 سالو 36 طلبہ داخل

قسم الدراسات الاسلامیہ والعربیہ
درس نظامی کے ساتھ ساتھ
میٹرک تالیف کے سہولت

کچھ بڑے تعلیم
انجمن

انجمن
انجمن
انجمن

بہارِ نبویؐ
قاریانِ احادیث
کا دلچسپ و مفید
ماہنامہ

10 سوال کے جواب

بانی
مدرسہ
محمد علی

عظیم الشان جامعہ مجددیہ
اور سرسبز ماحول
سنگھری لائبریریوں کی طاق
(الزین) اور جامعہ انم القری
داخلہ کے مواقع

الحاجہ القاسمہ شاریہ خانم
رہائیس جامعہ علوم انشویہ جہلم پاکستان

داخلہ کے وقت والد یا سرپرست کا ہر راہ آفاق
امیدوار کا پرانی پاس اور ماضیہ قرائن پڑھاؤ نامہ
مڈل پاس اور حافظ قرائن کو ترجیح دی جاتی ہے

شرائط داخلہ

0544 613672 فیکس 613671-613684 613684